

مخرج:
عقيل حسين



TWO TOMB A RIDE

JAMES HADLEY CHASE

سفرِ وحشت

ایک پراسرار اجنبی شخص سڑک کے کنارے کھڑا ہے، اس کا چہرہ جزوی طور پر
ساتے میں چھپا ہوا ہے۔ وہ انگوٹھا اٹھا کر لفٹ مانگ رہا ہے

<https://www.facebook.com/share/g/17gVK6Xocf/>

ڈینی مرلن سہ پہر کے وقت ڈیٹونا بیج کے شمالی کنارے پر پہنچا۔ اس نے اپنی
لگھری کار V-12 کو آہستہ چلاتے ہوئے اسٹیڈیم اور کوکینا اسٹینڈ کے قریب سے
گزارا۔ رش سے بھرے ساحل پر نظر ڈالتے ہوئے، اس نے سوچا کہ کیا تیرنے کے
لیے کچھ وقت نکالا جاسکتا ہے، مگر پھر فیصلہ کیا کہ بہتر ہوگا اگر وہ اپنا سفر جاری رکھے،
اور آگے بڑھ گیا۔

اووشن ایونیو کے دوسرے کنارے پر، اس کی نظر کونا کو سروس اسٹیشن کے
سرخ تھوئی نشان پر پڑی۔ اس نے گاڑی کنارے پر روک کر آہستہ سے پارکنگ میں
داخل کی۔

تین اینڈنٹ، جو صاف ستھرے سفید یونیفارم میں تھے اور جن کے سینے پر سرخ تتوئی بیجز لگے تھے، دفتر سے باہر نکلے اور گاڑی کی سروس میں لگ گئے۔ ڈینی نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور باہر نکلا۔

"ٹینک فل کر دو،" اس نے کہا، "اور گاڑی بھی اچھی طرح چیک کر لینا۔ میں کچھ کھانے جا رہا ہوں۔"

اسی دوران، ایک چھوٹے اور مضبوط جسم والے شخص، جس نے فارمین کا لباس پہن رکھا تھا، اس نے دفتر سے باہر آ کر کہا، "شب بخیر۔" اس نے لکھری کار کی تعریف کی اور پھر ڈینی کا جائزہ لینے لگا۔ وہ ایسا آدمی تھا جو اچھے اور عام گاہک میں فرق پہچاننے کی مہارت رکھتا تھا۔ اس نے اندازہ لگایا کہ ڈینی کے پاس اچھے خاصے پیسے ہیں، وہ چھٹیوں پر جا رہا ہے اور خرچ کی زیادہ پرواہ نہیں کرتا۔ اور اس کا اندازہ بالکل درست تھا۔

ڈینی نے اپنے بھاری سنہری سگریٹ کیس سے ایک سگریٹ نکال کر جلایا۔ "یہاں قریب کوئی اچھی جگہ کھانے کے لیے کہاں ملے گی؟" اس نے پوچھا۔ فارمین نے سڑک کے پار اشارہ کیا۔ "وہ سامنے ہے، صاحب،" اس نے کہا۔ "چیز نیز میں آپ کو اچھا کھانا اور تیز سروس ملے گی، آپ کو کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں۔"

ڈینی نے کہا، "ٹھیک ہے، وہی ٹھیک رہے گا۔ آدھے گھنٹے میں گاڑی تیار رکھنا، مجھے ابھی لمبا سفر کرنا ہے۔"

فارمین نے جواب دیا، "جی، صاحب، گاڑی تیار ہوگی۔ کیا آپ میامی جا رہے ہیں؟"

ڈینی نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا۔ "ہاں، شاید۔ تمہیں کیسے پتا چلا؟"

فارمین ہلکا سا مسکرایا۔ "اوہ، زیادہ تر لوگ چھٹیوں میں میامی ہی جاتے ہیں،" اس نے کہا۔ "اس موسم میں سڑک پر کافی رش ہوتا ہے۔ آپ کو بغیر رکے سفر کرنا پڑے گا۔ ایک سمندری طوفان قریب آ رہا ہے، اور اگر آپ پھنس گئے تو مشکل ہو سکتی ہے۔"

ڈینی نے بے پرواہی سے کندھے جھٹکے۔ "کوئی طوفان مجھے نہیں روک سکتا، مجھے اس کی کوئی فکر نہیں۔"

فارمین نے دوبارہ مسکراتے ہوئے کہا، "میں نے بس اطلاع دینی تھی، صاحب۔" لیکن دل ہی دل میں سوچا۔ "ٹھیک ہے، اگر یہی سوچ ہے، تو شاید جب طوفان شروع ہوگا، تب رائے بدل جائے۔"

ڈینی نے کہا، "اچھا، میں جا کر کچھ کھا لیتا ہوں۔ جلد واپس آ جاؤں گا۔"

فارمین نے اسے سڑک پار کرتے اور چیز نیز کے پردوں والے دروازے کے پیچھے غائب ہوتے دیکھا، پھر آہستہ سے لگھری کار کے قریب جا کر اندر جھانکا۔ "کمال کی گاڑی ہے،" اس نے ایک ایڈنڈنٹ سے کہا جو ونڈا سکرین صاف کر رہا تھا۔ "لگتا ہے یہ آدمی خاصا امیر ہے۔"

ایڈنڈنٹ نے فرش پر تھوکا اور بے زاری سے کہا، "مجھے لگتا ہے یہ زیادہ سے زیادہ دس سینٹ کی ٹپ دے گا۔ جتنی بڑی گاڑی، اتنی چھوٹی ٹپ۔ میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں۔"

فارمین نے اس کی بات سے اتفاق کیا، لیکن اس کی نظریں سڑک کے دوسری طرف دو لڑکیوں پر تھیں، جو کافی دیر سے ایک دکان کے چھجے کے نیچے کھڑی تھیں اور سروس اسٹیشن کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ وہ تقریباً آدھے گھنٹے سے وہاں تھیں، آتی جاتی گاڑیوں کو غور سے دیکھ رہی تھیں۔

فارمین نے نوٹ کیا کہ جب ڈینی چیز نیز میں داخل ہوا، تو یہ دونوں لڑکیاں خاص طور پر اس میں دلچسپی لے رہی تھیں اور اب سنجیدگی سے آپس میں بات کر رہی تھیں۔ وہ ایک عجیب جوڑی لگ رہی تھیں۔ ان میں سے ایک لڑکی فارمین کو کافی دلکش لگی۔ وہ سنہرے بالوں والی تھی، اور اس کا جسم خوبصورت اور متناسب تھا۔ اس نے ایک سرخ رنگ کا تنگ سوئٹر پہنا ہوا تھا، جو اس کے جسمانی خدوخال کو نمایاں کر رہا تھا، اور اس کے ساتھ چھوٹی، پیلی اسکرٹ تھی۔ اس کی ٹانگیں نیچی تھیں، اور پیروں میں پیلے سینڈل تھے۔ وہ نیچے سر تھی، اور اس کا چہرہ دھوپ اور ہوا کی وجہ سے ہلکا سنو لچکا تھا۔

اس کی ساتھی قد میں اس سے کم از کم چھ انچ لمبی تھی۔ وہ بھی سنہرے بالوں والی تھی، مگر اس میں کوئی نسوانی دلکشی نہیں تھی۔ بلکہ، اس کا لباس اور انداز کچھ مردانہ سا تھا۔ اس نے میلی پیلی سفید پتلون اور ایک سیاہ پولو سوئٹر پہن رکھا تھا۔ اس کے بال مردوں کی طرح چھوٹے کٹے ہوئے تھے، اور اس کی رنگت گہری بھوری تھی۔ جیسے ہی فارمین انہیں دیکھ رہا تھا، دونوں نے اچانک فیصلہ کیا اور سڑک پار کر کے اس کی طرف بڑھنے لگیں۔ فارمین گاڑی سے ہٹ کر کھڑا ہو گیا اور چھوٹی لڑکی کو لپٹائی نظروں سے دیکھنے لگا۔

لمبی لڑکی سیدھا اس کے قریب آئی اور بولی، "کیا تم دو ضرورت مند لڑکیوں کی مدد کر سکتے ہو؟"

فارمین نے غور سے اس کا جائزہ لیا۔ وہ اسے سمجھ نہیں پایا اور کسی بھی زمرے میں فٹ نہیں کر سکا۔ اس کی آنکھیں گہرے سبز رنگ کی تھیں، اور اس کے ہونٹ پتلے اور سخت نظر آ رہے تھے۔ جب وہ اور قریب آئی، تو فارمین کو یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ وہ کتنی چوڑی اور مضبوط جسم کی مالک تھی۔ اسے یہ بھی ناگوار گزرا کہ اسے اس سے

بات کرنے کے لیے سر اٹھانا پڑ رہا تھا۔ اس نے کچھ چڑچڑے انداز میں کہا، "کیا چاہیے تمہیں؟"

وہ مسکرائی، لیکن فارمین نے محسوس کیا کہ اس کی مسکراہٹ آنکھوں تک نہیں پہنچی۔

"وہ لگھڑی کار وہاں کھڑی ہے،" اس نے گاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، "اس میں بیٹھا آدمی کہاں گیا؟"

فارمین نے چھوٹی لڑکی کی طرف دیکھا اور آنکھ ماری۔ وہ شرمگئی اور نظریں جھکا لیں۔

لمبی لڑکی سنجیدہ ہو گئی۔ "یہ فضول حرکتیں چھوڑو، یہ بتاؤ وہ آدمی کہاں گیا؟" فارمین نے کندھے اچکائے۔ "میا می تک لفٹ چاہیے؟" اس نے چھوٹی لڑکی کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں، کیا تم ہماری مدد کر سکتے ہو؟"

فارمین نے سرفنسی میں ہلایا۔ "میں ایسا کیوں کروں؟" اس نے بے زاری سے کہا۔ "یہ سروس اسٹیشن ایسی چیزوں کے لیے نہیں ہے۔"

لمبی لڑکی نے اپنی ساتھی کی طرف دیکھا۔ "مجھے اس سے بات کرنے دو، سٹیلا،" اس نے کہا۔ "ذرا پیچھے ہٹ جاؤ۔"

سٹیلا کچھ لمحے جھجکی، پھر چند قدم پیچھے ہٹ گئی اور فارمین اور لمبی لڑکی کو غور سے دیکھنے لگی۔

لمبی لڑکی فارمین کے قریب آ گئی۔ "خوبصورت ہے، نا؟" اس نے کہا۔ "یہ تھوڑی شرمیلی ہے، لیکن شاید تم جیسے آدمی کو پسند کر سکتی ہے۔"

فارمین نے ایک قدم پیچھے ہٹایا۔ "ہاں؟ تو پھر؟"

"ہمیں لفٹ چاہیے، پلے بوائے۔ اور میرا خیال ہے کہ سٹیلا تمہاری مدد کر سکتی ہے اگر تم ہماری مدد کرو۔" لمبی لڑکی نے پھر وہی عجیب مسکراہٹ دی۔ "کیسا ہے گا؟"

فارمین نے سر ہلایا۔ "تم دونوں گاڑی میں بیٹھو گی، اور میں مشکل میں پھنس جاؤں گا۔ یہ کام نہیں ہو سکتا۔"

لمبی لڑکی نے بے صبری سے پہلو بدلا۔ "کوئی ایسی جگہ ہے جہاں تم اسے لے جا سکو؟" وہ آہستہ سے بولی۔ "وقت زیادہ نہیں ہوگا، لیکن کچھ مزہ لے سکتے ہو۔ کیا یہ کافی ہوگا؟"

فارمین کے ماتھے پر پسینہ آگیا۔ "بڑی چالاک ہو، ہے نا؟" اس نے سٹیلا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور خشک ہونٹوں پر زبان پھیری۔ "یہ اس پر راضی نہیں ہوگی۔" بالکل راضی ہوگی، "دوسری لڑکی نے فوراً جواب دیا۔ "خدا کے لیے، جلدی کرو۔ کیا کوئی ایسی جگہ ہے جہاں تم اسے لے جا سکو؟"

فارمین نے بے چینی سے ادھر ادھر دیکھا، پھر سر ہلایا۔ "ہاں، شاید... وہ دفتر میں آ سکتی ہے۔"

"تو جاؤ پھر! میں اسے بھیجتی ہوں۔ جلدی کرنا، اور وہ لفٹ والا کام یقینی بنانا، ورنہ میں تمہارے لیے مسئلہ کھڑا کر دوں گی۔"

فارمین کچھ لمحے جھجکا، پھر خاموشی سے دفتر کی طرف چل دیا۔ جاتے ہوئے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ لمبی لڑکی تیزی سے سٹیلا سے بات کر رہی تھی، درمیان میں ہاتھ کے اشارے سے اپنی بات واضح کر رہی تھی۔ اچانک، سٹیلا اس کے پاس سے ہٹی اور تیز قدموں سے دفتر کی طرف بڑھ گئی۔ فارمین اندر داخل ہوا اور اس کا انتظار کرنے لگا۔

لمبی لڑکی سروس اسٹیشن کے گرد بنی ہوئی دیوار پر بیٹھ گئی اور ایک سگریٹ جلا لیا۔ وہ دھیرے دھیرے کش لگاتی رہی، لیکن اس کی نظریں مسلسل سڑک کے پار موجود ریسٹوران پر جمی تھیں۔ اس نے ایک بار بھی دفتر کی طرف نہیں دیکھا۔

تقریباً دس منٹ بعد، اس نے دیکھا کہ ڈینی ویٹر کو بل کا اشارہ کر رہا ہے، تو فوراً کھڑی ہو گئی۔ وہ تیزی سے دفتر کی طرف بڑھی اور دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہو گئی۔ ایڈمنٹ حیرانی اور دلچسپی سے یہ منظر دیکھ رہے تھے، لیکن وہ ان پر کوئی توجہ دے بغیر اندر چلی گئی۔

اندر جا کر اس نے تیزی سے کمرے کا جائزہ لیا، مگر وہاں کوئی نظر نہ آیا۔ اس نے بے چینی سے پکارا، "چلو نکلو تم دونوں، وہ آرہا ہے۔"

وہ ایک لمحے کے لیے رکی، کمرے کو دوبارہ دیکھا، پھر دوبارہ آواز لگائی۔ اسی وقت فارمین پچھلے دروازے سے نمودار ہوا۔ وہ تیز سانس لے رہا تھا اور اس کی گردن کی رگیں تن گئی تھیں۔

لمبی لڑکی نے اسے تیز نظروں سے دیکھا اور زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے بولی، "جاؤ اور وہ لفٹ والا معاملہ طے کرو، جناب۔ اور اچھے سے کرو۔"

فارمین کچھ کہے بغیر اس کے پاس سے گزر گیا۔ وہ دوسرے کمرے میں جھانکنے لگی اور بے صبری سے بولی، "ان سب چیزوں کی فحرمت کرو، انہیں چھوڑ دو۔ ہم ابھی نکل رہے ہیں۔ اور خدا کے واسطے رونا بند کرو، ورنہ سب کچھ برباد ہو جائے گا۔"

وہ غصے میں دفتر سے واپس نکلی۔ اس کا چہرہ سخت ہو چکا تھا، اور آنکھوں میں سرد مہری تھی۔

دوسری طرف، ڈینی مرلن اپنی گاڑی کی طرف آیا اور خوشی سے سر ہلایا۔ لڑکوں نے واقعی گاڑی کو چمکا دیا تھا۔ اچھے کھانے کے بعد وہ خود کو ہلکا پھلکا اور مطمئن محسوس کر رہا تھا۔ اس نے ایک بڑا، چمڑے اور چاندی سے مزین فلاسک، جو اسکا ج

وہسکی سے بھرا ہوا تھا، وہ فرنٹ سیٹ پر اچھال دیا۔ پھر اس نے فارمین کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری اور بولا، "سفر میں تھوڑی مدد تو ہونی چاہیے۔"
"کتنے پیسے ہوئے؟"

فارمین نے رقم بتائی، اور ڈینی نے اسے ایک پانچ ڈالر کا نوٹ دے دیا۔ "باقی رقم لڑکوں میں بانٹ دینا۔ انہوں نے واقعی اچھا کام کیا ہے۔"

فارمین نے کچھ ہچکاہٹ کے ساتھ کہا، "میرے دفتر میں دو لڑکیاں ہیں جو میامی تک لفٹ مانگ رہی ہیں۔ اچھی بچیاں لگتی ہیں۔ کیا تم ان کی مدد کرنا چاہو گے؟"

ڈینی نے حیرانی سے فارمین کو دیکھا اور فوراً بولا، "بالکل نہیں۔" اس کا لہجہ سخت تھا۔ "یہ گاڑی کسی کو لفٹ دینے کے لیے نہیں ہے۔ مجھے دو لڑکیوں کو اپنے ساتھ بٹھانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں ان کے ساتھ کیا کروں گا؟"

فارمین نے کندھے اچکانے۔ "جی، بس ویسے ہی پوچھ لیا، صاحب۔ اگر وہ کچھ خاص نہ ہوتیں، تو میں ذکر ہی نہ کرتا۔ شاید تم انہیں دیکھنا پسند کرو؟"

ڈینی گاڑی میں بیٹھ گیا۔ اسے لگا کہ فارمین کچھ زیادہ ہی بے باک ہو رہا ہے۔ "نہیں، معذرت چاہتا ہوں، لیکن میں کسی کو لفٹ نہیں دیتا،" اس نے دو ٹوک لہجے میں کہا۔ اسی وقت، سٹیلا دفتر سے باہر نکلی اور دھوپ میں جھمکتے ہوئے کنکریٹ کے راستے پر آہستہ آہستہ چلنے لگی۔

فارمین نے فوراً کہا، "یہ ان میں سے ایک ہے۔ پیاری سی لڑکی ہے، ہے نا؟" ڈینی نے بے دلی سے اس کی طرف دیکھا، لیکن پھر تھوڑا آگے جھک آیا۔ وہ کچھ خاص دیکھنے کی امید نہیں کر رہا تھا، مگر سٹیلا واقعی خوبصورت تھی۔ وہ ایک لمحے کے لیے رکا، اور فارمین، جو اس کی ہچکاہٹ کو محسوس کر چکا تھا، فوراً بولا، "ان لڑکیوں کے لیے برا ہوگا اگر انہیں لفٹ نہ ملی۔ وہ واقعی بے چین لگ رہی ہیں۔ میامی تک کا پیدل سفر تو بہت لمبا ہوگا۔"

سٹیلا دھیرے دھیرے لکڑی گاڑی کے قریب آئی۔ اس کی نظریں التجا بھری تھیں، جیسے وہ مد مانگ رہی ہو۔ ڈینی نے اپنی ٹائی کو درست کیا، پھر گاڑی کا دروازہ کھولا۔

"تم وہی لڑکی ہو جو لفٹ چاہتی ہے؟" اس نے پوچھا اور گاڑی سے باہر آ گیا۔ سٹیلا نے اوپر دیکھا۔ "ہمیں میا می جانا ہے،" اس نے نرمی سے کہا۔ "ہم آپ کو پریشان نہیں کریں گے، سچ میں۔" فارمین نے نوٹ کیا کہ دوسری لڑکی ابھی تک نظر نہیں آئی تھی۔ وہ مکروہ انداز میں مسکرایا۔ "یہ بڑی چالاک ہے،" اس نے دل میں سوچا۔ ڈینی نے سر ہلایا۔ "بالکل، مجھے خوشی ہوگی کہ میں تمہیں لفٹ دوں۔" اس نے ارد گرد نظر دوڑائی۔ "دوسری کہاں ہے؟" وہ فارمین سے مخاطب ہوا۔ یہی لمحہ تھا جس کا انتظار دوسری لڑکی کر رہی تھی۔ وہ دفتر سے نکلی اور لمبے لمبے قدموں سے چلتی ہوئی گاڑی کی طرف آئی۔

ڈینی نے اسے دیکھا، اور اس کے چہرے پر ہلکی مایوسی ابھر آئی۔ وہ اسے زیادہ پسند نہیں آئی۔

"تم ہی دوسری ہو؟" اس نے ذرا جھجکتے ہوئے اپنی ٹوپی کو سیدھا کیا۔ لمبی لڑکی نے مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ کہا، "شکریہ۔" پھر، رسمی انداز میں بولی، "اجازت دو کہ میں تمہارا تعارف اپنے اور اپنی دوست سے کروادوں۔ یہ سٹیلا فیبین ہے، اور میں گرڈا تاما وچ ہوں۔"

ڈینی چاہتا تھا کہ انہیں نظر انداز کر کے نکل جائے، مگر اب وہ وعدہ کر چکا تھا، تو زبردستی مسکرا کر بولا، "اچھا، یہ تو بہترین ہے۔ میں ڈینی مرلن ہوں، نیویارک سے۔ اگر تم دونوں تیار ہو، تو چلتے ہیں۔"

گرڈا نے سٹیلا کی طرف دیکھا اور گاڑی کا فرنٹ دروازہ کھولا۔ "تم مسٹر مرلن کے ساتھ آگے بیٹھو، میں پیچھے بیٹھ جاؤں گی۔" پھر وہ ڈینی کی طرف مڑی اور دانتوں کی ہلکی جھلک دکھاتے ہوئے بولی، "مجھے زیادہ جگہ پسند ہے، میری ٹانگیں تھوڑی لمبی ہیں۔"

یہ انتظام ڈینی کو بالکل ٹھیک لگا۔ اس نے سٹیلا کو گاڑی میں بیٹھنے میں مدد دی اور خود بھی اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا، جبکہ گرڈا پچھلی سیٹ پر آکر بیٹھ گئی۔ فارمین نے اپنی ٹوپی کو چھوا، مگر کسی نے اس کی طرف توجہ نہیں دی۔ ڈینی کو محسوس ہوا کہ فارمین کچھ زیادہ ہی گستاخ ہو رہا تھا، اور لگ رہا تھا کہ باقی دونوں بھی اسے پسند نہیں کرتیں۔

ڈینی نے گاڑی کو آہستہ آہستہ سروس اسٹیشن کی پارکنگ سے باہر نکالا اور روشن ایونیو سے براڈواک کی طرف بڑھا دیا۔

چوراہے پر ایک ٹریفک پولیس والے نے ہاتھ اٹھا کر رکنے کا اشارہ دیا۔ "اب یہ کیا چاہتا ہے؟" ڈینی آہستہ سے بڑبڑایا جب پولیس والا اس کی طرف بڑھا۔ دونوں لڑکیاں سیدھی ہو کر بیٹھ گئیں اور پولیس والے کو غور سے دیکھنے لگیں۔ گرڈا نے ایک رومال نکالا اور اپنے چہرے کے قریب لے آئی۔

پولیس والے نے دوستانہ مسکراہٹ کے ساتھ ڈینی کو سلیوٹ کیا۔ "میا می جا رہے ہیں، صاحب؟" اس نے پوچھا اور اپنا بھاری جوتا گاڑی کے سائیڈ بورڈ پر رکھ دیا۔ ڈینی نے سر ہلایا۔ "ہاں،" اس نے کہا۔ "کیا کوئی مسئلہ ہے؟"

"اپنی ذمہ داری پر،" پولیس والے نے جواب دیا۔ "معذرت، لیکن سب کو وارننگ دے رہے ہیں۔ ایک بڑا سمندری طوفان آ رہا ہے اور فورٹ پیئرس کے قریب شدید ہوسکتا ہے۔"

ڈینی نے بے پروائی سے سر ہلایا۔ "ہاں، مجھے معلوم ہے،" اس نے کہا۔ "کونا کو اسٹیشن کے لوگوں نے بھی بتایا تھا۔ میں جہاں تک ممکن ہو چلا جاؤں گا۔ اگر فورٹ پیئرس پر حالات خراب لگے تو رک جاؤں گا۔"

پولیس والے نے دوبارہ سلیوٹ کیا۔ "ٹھیک ہے، صاحب، بس احتیاط رکھیں۔" پھر اس نے سائیڈ بورڈ سے پاؤں ہٹایا اور آگے جانے کا اشارہ دیا۔

ڈینی نے گاڑی چلاتے ہوئے آئینے میں غصے سے جھانکا۔ "یہ لوگ ایک طوفان کے پیچھے بہت شور مچا رہے ہیں،" اس نے کہا۔ "یہ طوفان اتنا خوفناک ہونا چاہیے جو مجھے روک سکے۔"

گرڈا آگے جھکی۔ "تم فلوریڈا میں نہ ہو، ہے نا؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں،" ڈینی نے جواب دیا۔ "یہ کیوں پوچھا؟"

"یہاں کے لوگ طوفانوں کو سنجیدگی سے لیتے ہیں،" گرڈا نے سنجیدگی سے کہا۔

ڈینی طوفان کی باتوں سے اکتا چکا تھا۔ سورج اب بھی گرم اور چمک رہا تھا، اور ساحل سے ہلکی سی ہوا آرہی تھی۔ بارش کے بادل کہیں نظر نہیں آرہے تھے۔ اس نے سٹیلا کی طرف دیکھا، جواہنی سیٹ کے کونے میں پیٹھی تھی۔ اس زاویے سے وہ اس کے خوبصورت خدوخال کو واضح طور پر دیکھ سکتا تھا۔ اس لمحے، اس نے سوچا کاش گرڈا ان کے ساتھ نہ ہوتی۔

"تمہیں طوفانوں کی کوئی فکر نہیں، ہے نا؟" اس نے سٹیلا سے پوچھا۔

سٹیلا نے اس کی طرف دیکھا اور سر ہلایا۔ "شاید نہیں،" اس نے کہا۔ "میں نے کافی دیکھے ہیں، اور وہ اتنے خاص بھی نہیں ہوتے۔"

ڈینی کو اس کی آواز اچھی لگی۔ "تم دونوں اصل میں کون ہو؟" اس نے پوچھا۔ "یہ لفٹ لینے کا کیا چکر ہے؟"

گرڈا نے جواب دیا۔ "ہم نوکری کی تلاش میں ہیں،" وہ آہستہ سے بولی، تقریباً ڈینی کے کان کے قریب۔ اس کی آواز دھیمی اور بے تاثر تھی۔ "ڈیٹونا بیچ میں بور ہو گئے تھے، تو سوچا میا می چلتے ہیں۔ شاید وہاں کچھ کام مل جائے۔"

ڈینی نے گاڑی کو پرانی ڈکسی ہائی وے کی طرف موڑ دیا، جو پورٹ اور نیج کی سمت جا رہی تھی۔ اس نے اچانک ایکسیلیریٹر دبایا، اور گاڑی تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ "تو، تم لوگ کیا کرتی ہو؟" اس نے سٹیلا کے خوبصورت کھٹنوں پر نظر ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"جو بھی کر سکتے ہیں،" گرڈا نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔ "ہے نا، سٹیلا؟"

سٹیلا خاموش رہی۔

ڈینی نے بھنویں چڑھائیں۔ "مجھے یہ کچھ عجیب لگ رہا ہے،" اس نے کہا۔ "میں خود ریل اسٹیٹ کے بزنس میں ہوں۔ اگر تم میں سے کسی کو شارٹ ہینڈ یا دفتری کام آتا ہو تو میں تمہاری کوئی نوکری لگوا سکتا ہوں۔"

گرڈا پھر سے ہنسی، اور ڈینی کو اس کی سانپ جیسی سرگوشی دار ہنسی بالکل پسند نہیں آتی۔

"کیوں ہنس رہی ہو،" اس نے سختی سے کہا۔ "اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے؟" "کچھ نہیں،" گرڈا نے جلدی سے کہا۔ "ہم تو بس کہہ رہے تھے کہ آپ بہت اچھے ہیں، ہے نا، سٹیلا؟"

سٹیلا نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا، "اصل میں، ہم گانے اور ڈانس کا ایٹ کرتے ہیں۔ دفتری نوکری ہمارے بس کی بات نہیں۔"

ڈینی نے سر ہلایا۔ "سمجھ گیا۔ اگر تم ایک پرفارمنس گروپ کا حصہ ہو، تو ظاہر ہے عام نوکری میں دلچسپی نہیں ہوگی۔ لیکن کیا تمہیں لگتا ہے کہ میا می تمہیں کوئی موقع دے گا؟"

"ہمیں کچھ معلوم نہیں،" گرڈا نے جواب دیا۔ "بس امید ہے۔ جب تم زندگی میں ہماری طرح دھکے کھا چکے ہو، تو امید ہی وہ چیز ہوتی ہے جو تمہیں آگے لے جاتی ہے۔ اور پھر ہماری سٹیلا بھی تو خوبصورت ہے۔" وہ پھر ہنسی۔

ڈینی نے گاڑی کے پچھلے شیشے سے اسے دیکھا۔ "تو سٹیلا بھی اس سب میں شامل ہے؟"

"گرڈا نے ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ہاں، اس کی خوبصورتی ہی اس کا اصل سرمایہ ہے،"

"اور تم کیا کرتی ہو؟" ڈینی نے تجسس سے پوچھا۔
 "میں؟ میں اس پورے گروپ کو چلاتی ہوں۔ اب تک ہم اچھے سے چل رہے ہیں، ہے نا، سٹیلا؟"

سٹیلا خاموش رہی۔ وہ بے چینی سے اپنی جگہ بدلی، جس سے اس کی اسکرٹ تھوڑی اوپر ہو گئی۔ ڈینی کی نظریں اس کی سنگی رانوں پر پڑیں، اور اس نے اپنے ہونٹ سکڑ لیے۔ اگر گرڈا پیچھے نہ بیٹھی ہوتی، تو وہ سٹیلا کے بارے میں کچھ اور ہی سوچ رہا ہوتا، اس نے خود سے کہا۔

وہ پورٹ اورنج سے گزرتے ہوئے یو ایس ہائی وے پر پہنچ گئے۔ اب وہ مشرقی ساحلی علاقے میں سنترے کے باغات کے درمیان سفر کر رہے تھے۔ سڑک ہموار تھی، دونوں طرف گلابی پھولوں سے لدے میدان تھے، اور درختوں پر پھل جھول رہے تھے۔ یہ منظر ڈینی کو بہت خوبصورت لگا۔

"یہ جگہ مجھے بہت متاثر کرتی ہے،" اس نے کہا۔ "کیا تمہیں بھی ایسا محسوس نہیں ہوتا؟"

سٹیلا نے گہری نظر سے باہر دیکھتے ہوئے کہا، "یہ سب دیکھ کر زندگی کی بد صورت چیزیں بھول جاتی ہیں، ہے نا؟" اس کی آواز میں ہلکی سی اداسی تھی، جیسے وہ ہر لفظ کو پوری شدت سے محسوس کر رہی ہو۔

ڈینی نے تجسس سے سٹیلا کی طرف دیکھا، یہ سوچتے ہوئے کہ اس کی زندگی کیسی رہی ہوگی۔ وہ کسی عام آوارہ لڑکی کی طرح نہیں لگ رہی تھی۔ لیکن پھر اس نے سر جھٹک دیا اور مزید سوچنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

وہ نیو سمرنا میں پیٹرول کے لیے رکے۔ شام تیزی سے گہری ہو رہی تھی، اور سورج زرد دھند میں لپٹا افق کے پیچھے ڈوب رہا تھا۔ ڈینی گاڑی سے باہر نکلا تاکہ ٹانگیں سیدھی کر سکے، اور دونوں لڑکیاں بھی اس کے پیچھے باہر آ گئیں۔ سڑک کے کنارے سے وہ دیکھ سکتے تھے کہ مزدوروں اور بستروں سے لدے ٹرکوں کی لمبی قطار آہستہ آہستہ ان کی طرف بڑھ رہی تھی۔

ڈینی نے پیٹرول بھرنے والے میکینک سے پوچھا، "یہ سب کیا ہو رہا ہے؟" آدمی نے کندھے اُچکائے۔ "اوہ، میرا خیال ہے کہ یہ لوگ طوفان کی وجہ سے واپس آرہے ہیں،" اس نے بے پروائی سے جواب دیا۔ "ریڈیو کہہ رہا ہے کہ یہ جلد ہی یہاں پہنچ جائے گا۔"

ڈینی کو ایک لمحے کے لیے بے چینی محسوس ہوئی۔ "سنیں، میں آج رات میامی جا رہا ہوں۔ کیا یہ طوفان راستے میں رکاوٹ بنے گا؟"

میکینک نے گیس ٹینک کا ڈھکن بند کر کے نلی واپس جگہ پر لٹکا دی۔ "یہ آپ پر منحصر ہے، صاحب،" اس نے کہا۔ "دو ڈالر، پلیز۔"

ڈینی نے اسے پیسے دیے اور سڑک کے کنارے چل کر گیا، جہاں دونوں لڑکیاں ٹرکوں کو گزرتے دیکھ رہی تھیں۔ "تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا ہمیں آگے بڑھنا چاہیے؟ یہ لوگ طوفان کی وجہ سے مضافاتی علاقوں سے واپس آرہے ہیں۔"

گرڈا نے پُر اعتماد انداز میں کہا، "ہلکی سی بارش اور ہوا مجھے تو نہیں روک سکتی۔ گاڑی آپ کی ہے، آپ جیسا چاہیں کریں۔"

"تو چلو، نکلتے ہیں،" ڈینی نے کہا اور گاڑی کی طرف بڑھا۔

گرڈا نے مسکراتے ہوئے کہا، "مسٹر مرلن، کیا آپ ہمیں کھانے کے لیے نہیں کہہ سکتے؟"

ڈینی نے اس کی طرف شکایتی نظر ڈالی۔ "یہ کیا چکر ہے؟ کیا تم دونوں کے پاس بالکل پیسے نہیں بچے؟"

گرڈا گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔ "چھوڑیں، مسٹر مرلن، بھول جائیں کہ میں نے کچھ کہا تھا۔"

ڈینی نے سٹیلا کی طرف دیکھا۔ "تم بتاؤ، میں تم سے سیدھی بات کر سکتا ہوں۔" سٹیلا نے کچھ دیر ہچکچانے کے بعد آہستہ سے سر ہلا دیا۔ "میرے خیال میں ابھی ہمارے پاس پیسوں کی تھوڑی تنگی ہے،" اس نے جھجکتے ہوئے کہا، "لیکن ہم واقعی بھوکے نہیں ہیں۔ براہ کرم، آپ —"

ڈینی نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا۔ "یہیں رکو،" اس نے کہا اور سڑک پار ایک کافی شاپ کی طرف چل دیا۔

کچھ دیر بعد وہ دو کاغذی تھیلے لے کر واپس آیا اور انہیں سیٹ پر رکھ دیا۔ "یہ لو،" اس نے کہا۔ "یہ تمہیں فورٹ پیئرس تک تو پہنچا دے گا۔ وہاں پہنچ کر آرام سے کھا لینا۔ اب چلو، مزید وقت ضائع نہ کریں۔"

وہ نیو سمرنا سے خاموشی سے نکل گئے۔ دونوں لڑکیاں چکن سینڈوچز تیزی سے اور خاموشی سے کھانے لگیں۔

کچھ لمحوں بعد، گرڈا نے پوچھا، "یہ جو بوتل تمہارے پاس ہے، وہ شراب ہے؟"

ڈینی نے بغیر کچھ کہے شانے کے اوپر سے فلاسک اس کی طرف بڑھا دیا۔ اب وہ سمجھنے لگا تھا کہ گرڈا اس پورے گروپ کو کیوں چلاتی ہے۔ وہ جو چاہتی تھی، حاصل کرنے میں دیر نہیں لگاتی تھی۔

وہ سمندر کے ساتھ ساتھ گاڑی چلاتے رہے۔ شام اتنی گہری ہو چکی تھی کہ پانی کی چمک واضح نظر آرہی تھی، اور تیز ہوتی ہوا کے ساتھ لہریں ہلکورے لے رہی تھیں۔ کبھی بھارپانی کی سطح پر دم، چمکدار جھلکیاں ابھرتی تھیں۔ یہ منظر اتنا دلکش تھا کہ ڈینی اپنی ساری الجھنیں بھول گیا اور گاڑی کی رفتار کم کر دی تاکہ اس نظارے کو مکمل طور پر محسوس کر سکے۔

اوپر آسمان میں بگے پرواز کر رہے تھے، جو شام کے گہرے ہوتے آسمان کے پس منظر میں سیاہ سائے کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔ ہد ہد پرندے ابھی تک ٹیلیفون کے تاروں پر بیٹھے تھے اور نیچے مچھلیوں پر جھپٹنے والے راکٹوں کی طرح نظر آ رہے تھے۔

"یہ جگہ واقعی شاندار ہے،" ڈینی نے سٹیلا سے کہا۔ "مجھے خوشی ہے کہ میں نے اپنی چھٹیوں کے لیے یہاں آنے کا فیصلہ کیا۔"

سٹیلا نے تجسس سے پوچھا، "تم اکیلے کیوں ہو؟ کیا تمہاری کوئی بیوی یا گرل فرینڈ نہیں؟"

ڈینی نے سر ہلایا۔ "نہیں، شاید نہیں،" اس نے کہا۔ "میں پیسے کمانے میں اتنا مصروف رہا کہ اس بارے میں سوچنے کا وقت ہی نہیں ملا۔ یقین مانو، یہ دس سال میں میری پہلی چھٹی ہے۔"

گرڈا نے دھیرے سے اس کے کان میں سرگوشی کی، "کیا تم نے بہت زیادہ پیسہ کمایا ہے؟"

ڈینی مسکرایا۔ "اوہ، شاید کافی کمایا ہے۔ اتنا کہ سکون سے گزر بسر ہو سکے۔"

گرڈا نے تجسس سے پوچھا، "تم کتنی رقم کو بڑا پیسہ سمجھتے ہو؟ دس ہزار، بیس ہزار، پچاس ہزار—کتنا؟"

ڈینی نے آہستہ سے جواب دیا، "پانچ لاکھ ڈالر۔ اور سب میں نے خود کمایا ہے، یہ احساس واقعی بہت اچھا ہے۔"

گرڈا نے گہری سانس لی۔ یہ رقم سن کر وہ چند لمحوں کے لیے خاموش ہو گئی۔ کچھ دیر بعد، اس نے کہا، "میرے خیال میں اتنی رقم کے ساتھ تم جو چاہو کر سکتے ہو۔" ڈینی نے سر ہلایا۔ "یہ تو ہے،" اس نے ہلکے انداز میں کہا۔

وہ ایک ایسی سڑک پر سفر کر رہے تھے جہاں دونوں طرف آسٹریلین درخت ہوا کے جھونکوں سے جھول رہے تھے۔

اچانک، سٹیلا نے کہا، "دیکھو، ہوا تیز ہو رہی ہے۔ درختوں کو دیکھ رہے ہو؟ موسم خراب ہوتا جا رہا ہے۔"

ڈینی نے پر اعتماد انداز میں کہا، "خیر، ہم اس گاڑی میں محفوظ ہیں۔ یہ پرانی گاڑی پانی میں نہیں ڈوبتی، چاہے کتنا بھی طوفان آجائے یا بارش ہو۔"

سورج غروب ہو چکا تھا اور اس کی جگہ ایک بڑا چاند چمکنے لگا تھا۔ اب تقریباً اندھیرا ہو گیا تھا، اس لیے ڈینی نے گاڑی کی ہیڈلائٹس جلا دیں۔

"مجھے اندھیرے میں گاڑی چلانا پسند ہے،" اس نے کہا۔ "خاص طور پر اس علاقے میں۔ اب دریا کو دیکھو، ایسا لگ رہا ہے جیسے پانی میں آگ جل رہی ہو۔"

تیز ہوا کی وجہ سے پانی میں بڑے بڑے تھیرے پڑ رہے تھے، جو چمکدار شعلوں کی طرح لگ رہے تھے۔ آسمان پر چھوٹے چھوٹے بادل تیزی سے حرکت کر رہے تھے، ایک دوسرے سے جڑتے جا رہے تھے۔

یہ بادل ہوا کے دباؤ کے ساتھ آگے بڑھ رہے تھے اور آہستہ آہستہ چاند اور زمین کے درمیان ایک دیوار بنا رہے تھے۔

"لگتا ہے طوفان واقعی قریب آ رہا ہے،" ڈینی نے کہا، جب زمین کا منظر دھیرے دھیرے تاریکی میں ڈوبنے لگا۔ "اگر حالات زیادہ خراب ہوتے، تو ہمیں فورٹ پیئرس میں رکتا پڑے گا۔"

اچانک ایک خیال ڈینی کے ذہن میں آیا۔ "تم دونوں کے پاس کوئی سامان نہیں؟" گردانے مختصر جواب دیا، "نہیں۔"

لمحوں تک خاموشی رہی، پھر ڈینی بولا، "لگتا ہے کہ تمہارا وقت کچھ اچھا نہیں گزر رہا۔" اسے عجیب سی بے چینی ہونے لگی، ویسی ہی جو اکثر امیر لوگ حقیقتی غربت کو قریب سے دیکھ کر محسوس کرتے ہیں۔ وہ سوچنے لگا کہ شاید اسے ان لڑکیوں کو لفٹ نہیں دینی چاہیے تھی۔ اب اسے لگنے لگا تھا کہ یہ دونوں اس کے لیے مشکل بن سکتی ہیں، جب تک کہ وہ کسی طرح ان سے جان نہ چھڑالے۔

گردانے بے پروائی سے کہا، "اوہ، ہم پہلے بھی ایسی صورتحال میں رہ چکے ہیں۔ کسی نہ کسی طرح گزارا ہو ہی جاتا ہے۔"

ونڈاسکرین پر باریک بارش کے قطرے نمودار ہونے لگے، اور اندھیرا یکدم کسی پردے کی طرح نیچے گر آیا۔ ہیڈلائٹس کی روشنی میں گریپ فروٹ اور لیموں کے درختوں کے عجیب و غریب سائے بنتے دکھائی دے رہے تھے، جب وہ ان کے پاس سے گزرتے۔

گاڑی کے انجن کی ہلکی گونج کے ساتھ، وہ سمندر سے آنے والی تیز ہوا کی سسکاری اور لہروں کے ساحل پر زور سے ٹکرانے کی آواز سن سکتے تھے۔

اچانک آسمان میں ایک تیز بجلی چمکی، اور پہلی گرج نے انہیں چونکا دیا۔ پھر بارش زوروں سے برسنے لگی، اور ڈینی نے فوراً ونڈاسکرین واپس زچلا دیے۔ حدنگاہ کم ہو رہی تھی، اس لیے اس نے گاڑی کی رفتار مزید کم کر دی۔

"امید ہے کہ یہ موسم زیادہ خراب نہیں ہوگا،" اس نے کہا۔

سٹیلانے سنجیدگی سے جواب دیا، "یہ تو ابھی شروعات ہے۔ ہوا ابھی پوری شدت پر نہیں پہنچی۔"

جیسے ہی اس نے یہ کہا، اچانک ہوا تیز ہو گئی، سیٹی بجاتی آواز کے ساتھ۔ ڈینی نے محسوس کیا کہ گاڑی ہوا کے جھٹکے سے لرز رہی ہے اور تقریباً رکنے کو آرہی ہے۔ اس نے مزید ایکسیلیریٹر دبایا، اور اسپیدومیٹر آہستہ آہستہ بیس میل فی گھنٹہ تک پہنچا۔

"میرے خیال میں ہمیں کسی پناہ گاہ میں رک جانا چاہیے،" اس نے کہا۔ "لگتا ہے ہمیں نیو سمرنا میں ہی رک جانا چاہیے تھا۔ راستے میں کوئی مکان نظر آئے تو بتاؤ، میں زیادہ دیر اس طوفان میں گاڑی نہیں چلانا چاہتا۔"

"اوہ، آگے چلتے رہو،" گرڈانے جلدی سے کہا۔ "فورٹ پیئرس یہاں سے صرف بیس میل دور ہے۔"

ڈینی نے ناگواری سے سانس لی۔ بجلی کی چمک اب اسے واقعی پریشان کرنے لگی تھی۔ آسمان میں جگہ جگہ روشنی کی تیز چمک ابھر رہی تھی، اور درخت تیز ہوا میں جھک کر زمین سے قریب ہوتے جا رہے تھے۔ گاڑی اب رینگ رہی تھی، حالانکہ اس نے ایکسیلیریٹر پوری طرح دبا رکھا تھا۔ اسے اندازہ ہوا کہ ہوا کی رفتار سو میل فی گھنٹہ سے زیادہ ہوگی۔

بارش گاڑی کی چھت پر زور و شور سے برس رہی تھی، اور اس کی آواز بادلوں کی گرج پر بھی غالب آرہی تھی۔ ہوا بھی زور سے چمچتی ہوئی سنائی دے رہی تھی، جیسے پوری رات طوفان کے رحم و کرم پر ہو۔

بائیں طرف، ایک بجلی کی چمک میں ڈینی کو کوئی عمارت نظر آئی، اور ہیڈلائٹس سے ایک تنگ سڑک نظر آئی جو اچانک ہائی وے سے مڑ رہی تھی۔ اس نے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر گاڑی اس طرف موڑ دی۔ تیز ہوا نے انہیں ایک طرف سے زور سے

دھکیلا، اور اس نے محسوس کیا کہ گاڑی کے ایک طرف کے پیسے ہلکے سے اوپر اٹھ گئے تھے۔

"یہاں ایک مکان ہے،" اس نے کہا۔ "ہم یہاں پناہ لے لیتے ہیں۔ یہ طوفان اب مذاق سے آگے بڑھ چکا ہے۔" اس نے گاڑی کو عمارت کے قریب لے جا کر روکا، جتنا ممکن تھا۔

سٹیلانے فخر مند لہجے میں کہا، "احتیاط سے باہر آنا، ورنہ ہوا تمہیں اڑا کر لے جائے گی۔"

ڈینی کو بھی ایسا ہی محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور دبے جسم کے ساتھ باہر نکلا۔ تیز ہوا اور بارش نے اس پر بھرپور حملہ کیا، اور اگر وہ دروازے کو مضبوطی سے نہ تھامے ہوتا تو شاید گر جاتا۔ اس نے خود کو سنبھالا اور محسوس کیا کہ بارش اس کے کپڑوں میں ایسے جذب ہو رہی تھی جیسے وہ محض کاغذ کے بنے ہوں۔ وہ جھک کر عمارت کی طرف بڑھنے کی کوشش کرنے لگا۔

چند ہی گز کا فاصلہ طے کرنا تھا، لیکن جب وہ آخر کار مکان کے اندر پہنچا، تو تقریباً نڈھال ہو چکا تھا۔

اس نے دیکھا کہ تمام کھڑکیوں پر لکڑی کے تختے جڑے ہوئے تھے۔ اس نے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ خوش قسمتی سے، وہ عمارت کے پچھلی طرف کھڑا تھا، جہاں ہوا کا زور نسبتاً کم تھا، ورنہ کھڑا رہنا بھی مشکل ہو جاتا۔ مگر اندر سے کوئی جواب نہیں آیا۔ کچھ دیر انتظار کے بعد، وہ صبر کھو بیٹھا اور ایک قدم پیچھے ہٹ کر پوری قوت سے دروازے پر لات ماری۔ دروازہ چرچرا کر ہلا، اور دوسری لات نے اسے دھڑام سے کھول دیا۔

وہ اندر داخل ہوا اور اندھیرے میں جھانکنے لگا۔ اس نے زور سے آواز دی، لیکن بارش اور ہوا کے شور میں اس کی اپنی آواز بھی بمشکل سنائی دی۔

اس نے جیب سے سگریٹ لائٹر نکالا اور ایک چھوٹی سی لوجلائی۔ خوش قسمتی سے، ہاتھ کے قریب ہی ایک برقی بٹن نظر آیا۔ اس نے اسے دبایا، اور روشنی ہوتے ہی وہ خود کو ایک خوبصورت لاونج میں پایا، جس کے ساتھ تین کمرے جڑے ہوئے تھے۔

جلدی سے جائزہ لینے پر اندازہ ہوا کہ گھر خالی تھا۔ شاید مالکان طوفان سے بچنے کے لیے فورٹ پیئرس جا چکے تھے۔ بہر حال، جگہ آرام دہ اور اچھی طرح سजी ہوئی لگ رہی تھی۔ اب سب سے ضروری کام دونوں لڑکیوں کو اندر لانا تھا۔

وہ دوبارہ طوفان میں باہر نکلا اور مشکل سے گاڑی تک پہنچا۔ اس نے لڑکیوں کو چیخ کر بتایا کہ سب کچھ ٹھیک ہے، لیکن تیز ہوانے اس کی آواز دبا دی، جس سے وہ خود ہی سانس بحال کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے گھر کی طرف اشارہ کیا اور سٹیلا کا بازو تھام لیا۔

سٹیلا ایک لمحے کے لیے جھجکی، پھر گاڑی سے باہر نکل آئی۔ سٹیلا کو اندر لے جانے میں کافی وقت لگ گیا۔ دوبارہ توازن کھو بیٹھے اور پانی میں جا گرے، جو بارش کے باعث جمع ہو چکا تھا۔ جب وہ آخر کار گھر کے اندر پہنچے، تو دونوں بری طرح بھیگ چکے تھے اور کچھ میں لت پت تھے۔

اس لمحے، روشنی میں سٹیلا کو دیکھ کر ڈینی کے دل کی دھڑکن ایک لمحے کے لیے تیز ہو گئی۔ اس کی جرسی اور سکرٹ اس کے جسم سے چپک گئی تھی، جس سے اس کے خدو خال نمایاں ہو رہے تھے۔ اس کے کولہوں سے پاؤں تک کا خوبصورت خم اور اس کے سینے کے نمایاں نقوش دلکش لگ رہے تھے۔

ڈینی نے بے ساختہ کہا، "تم اس حالت میں بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔" سٹیلا نے فوراً نظریں پھیر لیں۔ "اوہ، مجھے مت دیکھو،" اس نے نرمی سے کہا۔ "براہ کرم جا کر گرڈ کی مدد کرو۔"

ڈینی ہلکا سا مسکرایا اور نظریں ہٹالیں۔ دروازے میں گرڈا کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی۔ اس کی بڑی جسامت پر چمکی ہوئی بھگی جرسی نے اسے مزید مردانہ بنا دیا تھا۔ گرڈا نے کہا، "میں نے گاڑی کو لاک کر دیا ہے۔ بارش اندر نہیں جا رہی۔ میرے خیال میں اسے وہیں چھوڑ دینا ٹھیک رہے گا۔"

ڈینی نے کندھے اُچکائے۔ "ویسے بھی چھوڑنا ہی پڑے گا،" اس نے کہا۔ "میں آج رات مزید طوفان سے نہیں الجھنا چاہتا۔ خدا کی پناہ! میں بالکل بھگ چکا ہوں۔ شاید مجھے سامان اندر لے آنا چاہیے۔"

گرڈا دروازے کی طرف بڑھی۔ "تمہیں مدد کی ضرورت پڑے گی،" اس نے کہا، اور وہ دونوں ایک بار پھر طوفان کا مقابلہ کرتے ہوئے گاڑی تک پہنچے۔

ڈینی کو حیرت ہوئی کہ گرڈا ہوا کے خلاف خود کو سنبھالنے میں اس سے کہیں زیادہ بہتر تھی۔ یہاں تک کہ ایک بار اس نے ڈینی کو سہارا دے کر آگے دھکیل دیا۔

آخر کار، وہ سامان اندر لے آئے اور دروازہ زور سے بند کر دیا تاکہ ہوا اور بارش کا زور کم ہو جائے۔

ڈینی نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا، "تم تو زبردست طاقت رکھتی ہو۔" اس نے بھگکا ہوا مفلر کھینچ کر اتار دیا۔

گرڈا ہنسی، "بالکل بہادر انسان کی طرح۔" پھر وہ خاموشی سے باورچی خانے میں چلی گئی۔

ڈینی لاونج میں چلا گیا، جہاں سٹیلا خالی چولے کے سامنے کھڑی کانپ رہی تھی۔ جیسے ہی وہ اندر آیا، سٹیلا نے اپنی بھگی ہوئی سکرت کو جسم سے ہٹانے کی کوشش کی تاکہ وہ جلدی سوکھ سکے۔

"یہ لو، اسے پیو،" ڈینی نے اپنی فلاسک سے وہسکی نکالتے ہوئے کہا۔ "ورنہ تمہیں زکام ہو جائے گا۔" وہ خود بھی سردی سے کپکپا رہا تھا۔

دونوں نے ایک لمبا گھونٹ بھرا اور فوراً بہتر محسوس کرنے لگے۔

پھر ڈینی نے مسکراتے ہوئے کہا، "تمہیں ان کپڑوں سے نکل آنا چاہیے، اگرچہ تم ان میں بہت اچھی لگ رہی ہو۔"

سٹیلا کا چہرہ شرم سے لال ہو گیا۔ "مسٹر مرلن، آپ مجھے بے چین کر رہے ہیں،" اس نے آہستہ سے کہا۔ "کاش آپ ایسا نہ کریں۔"

ڈینی نے ایک اور گھونٹ لیا اور بولا، "میرا مقصد تمہیں پریشان کرنا نہیں تھا، لیکن تمہارا جسم واقعی بہت خوبصورت ہے۔"

اسی لمحے، گرڈا کچھ کاغذ اور لکڑیاں لے کر اندر آئی۔ "یہ بھیگے کپڑے اتار دو، سٹیلا،" اس نے کہا۔ "باتھ روم ادھر ہے۔ وہاں بجلی سے چلنے والا گیزر ہے، میں نے آن کر دیا ہے۔ تمہارے لیے ایک چادر بھی نکال لی ہے۔ جلدی کرو۔"

سٹیلا خاموشی سے چلی گئی، اور گرڈا چولے کے سامنے کھٹنوں کے بل بیٹھ کر آگ جلانے لگی۔ چند ہی منٹوں میں، گرم شعلے چولے میں بھڑکنے لگے، اور کمرے میں ایک خوشگوار حدت پھیل گئی۔

ڈینی نے تحسین بھری نظروں سے اسے دیکھا۔ "اب سمجھ آیا کہ تم اس گروپ کی لیڈر کیوں ہو،" اس نے کہا۔ "کیا تم ہمیشہ اتنی تیز رہتی ہو؟"

گرڈا نے کندھے کے اوپر سے اپنی سخت سبز آنکھوں سے اسے دیکھا۔ "مجھے ایسا ہونا پڑتا ہے،" اس نے کہا۔ "تم تو زیادہ مددگار نہیں لگتے، ہیں نا؟"

ڈینی نے ناگواری سے تیوری چڑھائی۔ "تم نے مجھے زیادہ وقت ہی نہیں دیا،" اس نے جواب دیا۔

گرڈا کھڑی ہو گئی۔ "چلو، بحث نہ کریں،" اس نے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ تمہیں بھی اپنے کپڑے بدل لینے چاہئیں۔ میں نے کچن دیکھا ہے، وہاں کچھ کھانے کا سامان موجود ہے۔ لگتا ہے ہم یہاں کافی آرام سے وقت گزار سکتے ہیں۔"

ڈینی نے سر کھجایا۔ "یہ گھر کے مالک کے لیے کچھ زیادہ بوجھ نہیں؟"

گرڈا نے بے پروائی سے کندھے جھٹک دیے۔ "میرے خیال میں تم میری سوچ سے اتفاق نہیں رکھتے۔ لیکن تمہارے پاس کافی پیسہ ہے، ہے نا؟ جاتے وقت کچھ چھوڑ جانا۔ آخر پیسہ اسی لیے ہوتا ہے، ہے نا؟"

جب وہ چلی گئی تو ڈینی نے جلدی سے اپنے کپڑے بدلے اور تولیے سے اچھی طرح خود کو خشک کیا۔ اس کے ذہن میں بار بار یہ خیال آ رہا تھا کہ اگر وہ اس وقت اس گھر میں صرف سٹیلا کے ساتھ ہوتا، تو یہ لمحہ کتنا خوشگوار ہو سکتا تھا۔

اس نے موٹی پینٹ، ایک بھاری سوئیٹر اور سفید ریشمی قمیض پہن لی، پھر اپنے بھیگے کپڑے لے کر باورچی خانے میں گیا۔

گرڈا، جو گھر سے سرخ رنگ کے لباس میں تھی، کھانے کی تیاری میں مصروف تھی۔ اس کے لمبے، پتلے پاؤں ترکی کے چمکدار جوتوں میں تھے۔ قریب ہی میز پر ایک بڑی کاک ٹیل شراب اور تین گلاس رکھے تھے۔

ڈینی نے شراب اٹھا کر سونگھا۔ "جن اور ڈوبو نیٹ،" اس نے کہا۔ "اوہ! لگتا ہے کہ یہ واقعی ایک زبردست پارٹی ہونے والی ہے۔"

گرڈا نے لا پرواہی سے کہا، "تمہیں سٹیلا پسند ہے، ہے نا؟" وہ کھانے پر دھیان دیے بغیر بولی۔

ڈینی کا ہاتھ ایک گلاس اٹھانے کے لیے بڑھا ہی تھا کہ وہ رک گیا۔ اس نے تیزی سے پوچھا، "تمہارا کیا مطلب ہے؟"

گرڈا نے اسی انداز میں جواب دیا، "جو میں نے کہا۔" میں جانتی ہوں کہ تم کیا سوچ رہے ہو۔ تم سٹیلا کے ساتھ رات گزارنا چاہتے ہو، ہے نا؟"

ڈینی نے خود پر قابو پانے کی پوری کوشش کی۔ اس نے کاک ٹیل گلاسوں میں شراب انڈیلی اور پھر ایک گلاس اٹھا کر گرڈا کے قریب رکھ دیا۔ وہ دھیمے لہجے میں بولا،

"میں اس قسم کی گفتگو کا عادی نہیں ہوں۔ میرا خیال ہے کہ جہاں سے تم آئی ہو، وہاں یہ عام بات ہوگی؟"

گرڈا نے اپنے مشروب کی ایک چسکی لی اور اچانک ڈینی کی طرف دیکھتے ہوئے بولی، "لیکن اس سے میرے سوال کا جواب تو نہیں ملا۔ تم سٹیلا کو اپنے بستر میں دیکھنا چاہتے ہو، ہے نا، مسٹر مرلن؟"

ڈینی نے اپنا گلاس ختم کیا اور دوسرا بھر لیا۔ "میں اس موضوع پر تم سے بالکل بات نہیں کروں گا،" اس نے سخت لہجے میں کہا۔ "آخر کار، تم ایک تیسری پارٹی ہو، اور تمہیں اس معاملے میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔"

گرڈا نے اپنے مشروب کو ایک طرف رکھا اور پینٹری سے انڈے لینے چلی گئی۔ جب وہ واپس آئی تو بولی، "ایک لحاظ سے، میں بد قسمت ہوں۔ میری سوچ ایک مرد کی طرح ہے۔ میں نے دیکھا کہ جب سٹیلا کے خدو خال نمایاں ہو رہے تھے تو تمہاری نظریں کیسی تھیں۔ تمہارا یہ انداز تمہیں مکمل طور پر بے نقاب کر رہا تھا۔ لیکن میں تمہیں اس کا الزام نہیں دوں گی۔ اگر میں تمہاری جگہ ہوتی، تو شاید میرے جذبات بھی ویسے ہی ہوتے۔"

ڈینی نے طنزیہ لہجے میں کہا، "اور تمہارے نہیں ہوتے؟" گرڈا نے سر جھٹکا۔ "تمہارا مطلب ہے، کیا میں بھی ویسی ہی ہوں؟" اس نے سر ہلایا۔ "اوہ، نہیں۔ شاید ہوتی، اگر میں نے خود کو بہکنے دیا ہوتا۔ لیکن میں نے جلد ہی سمجھ لیا کہ یہ مجھے کتنی بڑی مصیبت میں ڈال سکتا تھا۔ سٹیلا مجھ سے بے حد محبت کرتی ہے، لیکن میں اس کے لیے کچھ نہیں کرتی۔"

ڈینی نے سگریٹ جلاتے ہوئے کہا، "تمہیں معلوم ہے، تم واقعی ایک ناگوار انسان ہو۔ مجھے سخت افسوس ہے کہ میں نے تم سے کسی قسم کا واسطہ رکھا۔"

گرڈا مسکرا دی۔ "چلو، یہ لا حاصل باتیں چھوڑ دیتے ہیں۔ تم سٹیلا کو چاہتے ہو، میں جانتی ہوں کہ تم چاہتے ہو۔ تم یہ بھی چاہ رہے ہو کہ میں یہاں نہ ہوتی تاکہ تم اس کے ساتھ تنہا رہ سکو۔ تمہارے پاس بہت سارا پیسہ ہے۔ میرے پاس کچھ نہیں۔ اور مجھے پیسہ چاہیے۔ میں یہ حقیقت چھپانے کی کوشش نہیں کر رہی۔ مجھے ہر حال میں پیسہ چاہیے۔ تو بتاؤ، مسٹر مرلن، سٹیلا کے ساتھ رات گزارنے کے لیے تم کتنی رقم ادا کرو گے؟"

ڈینی تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ اس کا چہرہ غصے سے سفید پڑ گیا۔ "اپنا گندامنہ بند کرو، کمینٹی!" وہ سخت لہجے میں بولا۔ "میں تمہاری بجواس کافی سن چکا ہوں۔ اب چپ ہو جاؤ، سمجھی؟"

گرڈا بالکل ساکت کھڑی اسے دیکھتی رہی، پھر اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی۔ "کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اس بارے میں سوچو گے؟" اس نے کہا، اور دو انڈے اور برگر ایک پلیٹ میں ڈال کر اس کے ہاتھ میں پکڑا دیے۔ "لیکن پہلے یہ کھاؤ۔ میں جا کر سٹیلا کو جلدی بلاتی ہوں۔ مجھے بھی غسل کرنا ہے۔" وہ وہاں سے چلی گئی، اور ڈینی وہیں کھڑا حیرانی اور غصے کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ اسے جاتا دیکھتا رہا۔

سٹیلا ابھی تک غسل کر رہی تھی جب گرڈا اندر داخل ہوئی۔ سٹیلا نے اوپر دیکھا اور مسکرا کر بولی، "کیا میں تمہیں انتظار کروا رہی ہوں، جان من؟" اس نے اپنے سینے کو ہاتھوں میں تھام رکھا تھا اور کہنیوں کے بل پیچھے ٹیک لگا رکھی تھی۔ گرڈا نے سٹیلا کے حسین، سفید جسم پر نظر ڈالی اور ہاتھ ٹب کے کنارے بیٹھ گئی۔ "نہیں،" اس نے کہا، "آرام سے نہاؤ، مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔"

سٹیلا کا چہرہ یکدم سنجیدہ ہو گیا۔ "اب تمہیں کیا چاہیے؟" اس نے زور دیتے ہوئے پوچھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں کیا چاہتی ہوں؟" گردا نے کہا، اس کی آنکھیں اچانک چمک اٹھیں۔ "باہر ایک آدمی بیٹھا ہے، برگر اور انڈے کھا رہا ہے، اور اس کے پاس پانچ لاکھ ڈالر ہیں۔ میں اس کا تھوڑا سا حصہ چاہتی ہوں۔"

سٹیلا نے پانی میں اپنے پاؤں ہلانے، مگر کچھ نہیں بولی۔

"جاؤ اور اس پر کام شروع کرو،" گردا نے کہا۔ "وہ تم پر فدا ہے، اس لیے تمہیں اچھے طریقے سے رکھے گا۔ باقی مجھ پر چھوڑ دو، میں اس سے پیسے نکالواؤں گی۔"

سٹیلا نے سر جھٹک دیا۔ "نہیں،" اس نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ "نہیں۔"

نہیں۔ نہیں!"

"تم یہ کر سکتی ہو۔ یہ بہت آسان ہے۔ میں سونے چلی جاؤں گی، پھر تم اس کے پاس جا کر کہو کہ تم ہوا کی آواز سے ڈر رہی ہو۔ اس کے قریب ہو جاؤ، اسے سب کچھ دے دو۔ وہ تو بس تمہارے پھل کرنے کا انتظار کر رہا ہے۔ پھر میں آ جاؤں گی اور تم جا کر سو جانا۔ تمہیں زیادہ کچھ نہیں کرنا، بس اتنا کہ وہ تم پر فدا ہو جائے۔"

سٹیلا نے دوبارہ انکار میں سر ہلایا۔

"سوچو کہ ہمیں اس سے کیا ملے گا۔ میں آرام سے اس سے ایک ہزار ڈالر نکالوا سکتی ہوں۔ سوچو، یہ کتنی بڑی بات ہوگی! ہم میامی کے بہترین ہوٹل میں جاسکتے ہیں، نئے کپڑے خرید سکتے ہیں، جو چاہیں کھا سکتے ہیں۔"

سٹیلا نے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ لیے۔ "اور جب پیسے ختم ہو جائیں گے، تو تم کسی اور کو ڈھونڈو گی جو مجھے بچ سکے۔ جیسے ڈیٹونا بچ میں کیا، جیسے بروکلین میں کیا، جیسے نیو جرسی میں کیا۔ نہیں۔ نہیں۔ نہیں!"

گردا آہستہ آہستہ کھڑی ہوئی۔ "تم ہی ہمارا واحد سرمایہ ہو،" اس نے کہا۔ "یہ تم ہی تھیں جو میرے ساتھ آنا چاہتی تھیں، ہے نا؟ میں نے تم سے نہیں کہا تھا، ہے نا؟ کیا

مہلک سواری
 تمہیں لگتا ہے کہ میں اکیلی نہیں جی سکتی؟ تمہیں لگتا ہے کہ میں نے پہلے کیسے گزارا؟
 میں محنت سے نہیں گھبراتی۔ میں مضبوط ہوں، تمہاری طرح کمزور نہیں۔"
 اس نے گہری سانس لی اور سخت لہجے میں کہا، "اگر تم میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو،
 تو سوچو کہ ہم کیسے زندہ رہیں گے اگر تم مدد نہ کرو؟ کیا تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں خوش
 رکھنے کے لیے کچھ بھی کرنے سے ہچکچاؤں گی؟ اگر مرد مجھ میں دلچسپی لیتے اور میرے
 لیے پیسے دیتے، تو کیا میں اس کی پرواہ کرتی؟ تم خود کو اپنے جسم سے الگ کر کے
 کیوں نہیں دیکھ سکتیں؟ اسے ایسے استعمال کرو جیسے کوئی گلوکار اپنی آواز کو استعمال
 کرتا ہے۔"

سٹیلا آہستہ سے نہانے کے ٹب سے نکلی اور اپنے گرد تولیہ لپیٹ لیا۔ وہ ہلکی سی
 کانپ رہی تھی۔ "مجھے یہ سب کب تک کرنا ہوگا؟" اس نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔
 "کیا تم اب مجھ سے محبت نہیں کرتی؟ کیا تمہیں اس کی پرواہ نہیں کہ میں اس طرح
 استعمال ہو رہی ہوں؟"

گرڈا سٹیلا کے قریب آئی، اس کی آنکھیں نیم بند تھیں۔ اسے معلوم تھا کہ وہ جیت
 چکی ہے، اسی لیے اب وہ مہربان بننے کو تیار تھی۔
 ڈینی اپنا کھانا ختم کر چکا تھا جب سٹیلا باہر آئی۔ وہ ہلکے نیلے رنگ کے لباس میں
 تھی، جو اس پر بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔ ڈینی مزید کاک ٹیلز بنا رہا تھا، چھ گلاس پی چکا
 تھا اور اب خود کو کافی بہتر محسوس کر رہا تھا۔ حقیقت میں، جب سٹیلا اندر آئی تو اس نے
 مسکرا کر اس کا استقبال کیا۔

"اب کیسا محسوس کر رہی ہو؟" اس نے پوچھا۔ "تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔
 لو، ایک جن اور ڈوبو نیٹ لو۔ کیا تم اپنے لیے کچھ کھانے کا بندوبست کر سکتی ہو؟ میں
 چاہتا تو ہوں، لیکن پکانا کبھی سیکھا نہیں۔"

سٹیلانے کاک ٹیل کا گلاس اٹھایا اور کھانے کی تیاری میں لگ گئی۔ "کیا آپ نہانا نہیں چاہیں گے، مسٹر مرلن؟" اس نے پوچھا۔

ڈینی نے سر ہلایا۔ "نہیں، میں ٹھیک ہوں۔ میرا خیال ہے کہ میں نے اس کے بجائے کچھ مشروبات لے لیے ہیں۔"

سٹیلانے ہیٹر آن کیا اور اس کے گرم ہونے کا انتظار کرنے لگی۔ اس نے اپنی پیٹھ اس کی طرف کیے ہوئے اپنی چادر کو ذرا ڈھیلا کیا، پھر دوبارہ مضبوطی سے پٹیٹ لیا، جیسے خود کو بچانے کی کوشش کر رہی ہو۔

ڈینی اس کے نازک جسم، اس کے کولہوں کے نرم خم کو دیکھ سکتا تھا، اور اچانک اسے شدت سے چاہنے لگا۔ اس نے رخ موڑ لیا اور ایک اور گھونٹ لے لیا۔ "تمہاری وہ ناپسندیدہ دوست کہاں ہے؟" اس نے اچانک پوچھا۔

سٹیلانے چونک گئی۔ "گرڈا؟" اس نے کندھے پر سے ہلٹ کر دیکھا۔ "تمہارا کیا مطلب ہے—ناپسندیدہ؟"

ڈینی نے کندھے اچکائے۔ "بھول جاؤ،" اس نے کہا۔ "میں بھول گیا تھا کہ وہ تمہاری دوست ہے۔"

"گرڈا غسل خانے میں ہے۔ وہ کافی دیر تک باہر نہیں آئے گی۔ اسے پانی میں دیر تک بیٹھنا پسند ہے۔ اس نے خود ہی اپنے کھانے کا بندوبست کر لیا ہے۔ عجیب طریقہ ہے کھانے کا۔ ہمیں سب کو ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا چاہیے تھا۔"

"تمہاری عمر کیا ہے؟" ڈینی نے چولے کے قریب جھکے ہوئے پوچھا، تاکہ وہ اس کا چہرہ دیکھ سکے۔ "اس وقت تم ایک معصوم بچی لگ رہی ہو۔"

سٹیلانے کے گال سرخ ہو گئے۔ "اوہ، میں انیس سال کی ہوں،" اس نے کہا۔ "مہینے کے آخر میں بیس کی ہو جاؤں گی۔"

"کیا یہ افسوس کی بات نہیں کہ تم اس طرح کی زندگی گزار رہی ہو؟ میرا مطلب ہے، کیا تمہارے والدین نہیں ہیں جو تمہارا خیال رکھیں؟"

سٹیلا نے فرانی پین میں ایک انڈہ توڑا۔ "نہیں،" اس نے دھیمے لہجے میں کہا، "شاید نہیں۔ میں کسی نہ کسی طرح گزارا کر لیتی ہوں، مسٹر مرلن، بس ابھی مشکل میں ہیں۔ ہمیں کچھ برے دن دیکھنے پڑے، اور مالکن نے ہمارے بیگ کرائے کے بدلے رکھ لیے۔ تم جانتے ہو۔" وہ رکی اور ہلکی سی سسکی لی۔

ڈینی تھوڑا قریب آیا۔ "یہ لڑکی، گرڈا۔ مجھے نہیں لگتا کہ وہ تمہاری اچھی ساتھی ہے۔ بتاؤ، کیا تمہیں کبھی اس کی وجہ سے پریشانی نہیں ہوتی؟"

سٹیلا نے ڈینی کی طرف دیکھا، اپنی آنکھوں میں غصہ چھپانے کی پوری کوشش کرتے ہوئے۔ "گرڈا میرے لیے ہمیشہ مہربان رہی ہے،" اس نے کہا۔

ڈینی نے کندھے اچکانے اور رخ موڑ لیا۔ وہ اس معاملے کو سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ سٹیلا کسی آوارہ لڑکی کی طرح نہیں لگ رہی تھی۔ وہ اس بات پر قسم کھا سکتا تھا کہ وہ ایسی نہیں تھی، تو پھر گرڈا نے وہ تجویز کیوں دی تھی؟ وہ اتنی پُر اعتماد کیوں تھی کہ سٹیلا مان جانے لگی؟ کیا یہ ممکن تھا کہ سٹیلا واقعی اسے پسند کرتی ہو؟

اب تک کاک ٹیلز مشروب کا اثر ہونے لگا تھا، اور وہ خود پر کافی پُر اعتماد محسوس کر رہا تھا۔ یہ دلچسپ ہوگا اگر سٹیلا اس کی طرف مائل ہو جائے اور گرڈا خالی ہاتھ رہ جائے۔

وہ سٹیلا کے پیچھے کھانے کے کمرے میں گیا اور اس کے سامنے بیٹھ گیا، جب وہ اپنا کھانا کھا رہی تھی۔ باہر تیز ہوا اور بارش دیواروں سے ٹکرا رہی تھی، جس سے پورا گھر ہل رہا تھا، اور انہیں بات چیت کے لیے تھوڑا بلند آواز میں بولنا پڑ رہا تھا۔

جب سٹیلا کھانے سے فارغ ہوئی تو ڈینی نے اصرار کیا کہ وہ اس کی پلیٹ لے جائے گا۔ پھر وہ کاک ٹیل شیک دوبارہ بھر کر لے آیا۔

سٹیلا آگ کے قریب ایک بڑی کرسی پر بیٹھی تھی۔ اس کی چادر ذرا کھل گئی تھی، جس سے اس کی نازک تنگی ٹانگیں نظر آرہی تھیں۔ جیسے ہی ڈینی اندر آیا، اس نے جلدی سے چادر درست کر لی، مگر وہ سب کچھ دیکھ چکا تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ خون اس کے سر کی طرف چڑھ رہا ہے، اور وہ اٹھ کر اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔

سٹیلا نے اچانک پوچھا، "کیا تمہیں امیر ہونا اچھا لگتا ہے؟"

ڈینی ذرا چونکا۔ "کیوں نہیں،" اس نے کہا۔ "تم یہ کیوں پوچھ رہی ہو؟"

"کچھ لوگوں کے لیے پیسے کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔ میرے لیے اس کی کوئی خاص اہمیت نہیں۔ ایک بار میں نے ایک آدمی کو سو ڈالر کے نوٹ کے ساتھ دیکھا تھا۔ میں نے پہلے کبھی ایسا نوٹ نہیں دیکھا تھا۔ وہ خود پر بے حد خوش نظر آ رہا تھا۔" ڈینی ہنس پڑا۔ اس نے پیچھے ہاتھ بڑھایا اور اپنی پچھلی جیب سے ایک موٹا بٹوا نکالا۔ "کبھی ہزار ڈالر کا نوٹ دیکھا ہے؟" اس نے بٹوا کھولتے ہوئے پوچھا۔ "اور میں خود پر اتنا خوش نظر نہیں آ رہا، ہے نا؟"

اس نے بٹوا کھولا اور کرنسی کے موٹے بندل نکالے۔ اس کے پاس آٹھ ہزار ڈالر کے نوٹ اور کئی سو ڈالر کے نوٹ تھے۔ سٹیلا کا چہرہ یکدم سفید پڑ گیا۔

"اوہ،" اس نے گھبرا کر کہا، "اسے واپس رکھو۔ کہیں —"

اسی لمحے، گرڈا کی بولنے والی آواز پیچھے سے سنائی دی۔

"یہ ہے وہ،" اس نے کہا۔ "اتنے پیسے کہ مہینوں گزر جائیں۔ لنکن روڈ پر جا کر جو چاہیں خرید سکیں، ڈیش یا ملر سے کپڑے لے سکیں، ایلنز میں کھانا کھا سکیں۔ میامی ہمارے قدموں میں جھک جائے گا۔"

ڈینی تیزی سے مڑا اور فوراً بٹوا بند کر دیا۔ "تم کہاں سے آ گئیں؟" اس نے غصے سے پوچھا۔

گرڈا وہاں کھڑی تھی، اس کی سبز آنکھیں شیشے کے ٹکڑوں کی مانند چمک رہی تھیں۔ بے تاثر، سخت اور چمکدار۔ "تم بہت خوش قسمت آدمی ہو، مسٹر مرلن،" اس نے کہا۔ "میں سونے جا رہی ہوں۔ شاید کل تک طوفان تھم جائے گا، اور اس کے بعد ہم سب اپنی اپنی راہ چل دیں گے۔ میں نہیں سمجھتی کہ میں تمہیں کبھی بھول پاؤں گی۔"

وہ دروازے کی طرف بڑھی، پھر پلٹ کر بولی، "سٹیلا، تمہیں بھی جانا چاہیے۔ مسٹر مرلن کو نیند آرہی ہوگی۔ شب بخیر۔" اور وہ دروازہ بند کر کے چلی گئی۔ ڈینی نے سٹیلا کی طرف دیکھا۔ "اس کا کیا مطلب تھا۔" کبھی نہ بھولنے والی بات؟

سٹیلا اب بھی بہت خاموش نظر آرہی تھی۔ "مجھے نہیں معلوم،" اس نے دھیمی آواز میں کہا، "کاش میں جانتی۔" ہوا کی چیخ و پکار کے سوا کمرے میں مکمل خاموشی تھی۔ پھر ڈینی زبردستی ہنسا اور بولا، "خیر، وہ تو سونے چلی گئی۔ تم ایک اور مشروب لوگی؟" سٹیلا نے نفی میں سر ہلایا اور اٹھنے کی کوشش کی، مگر ڈینی نے اسے روک دیا۔ "مت جاؤ،" اس نے کہا۔ "میں امید کر رہا تھا کہ ہمیں تنہائی میں کچھ وقت ملے گا۔ میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں، تمہاری آواز سننا چاہتا ہوں۔ آؤ، سکون سے بیٹھتے ہیں۔"

وہ اٹھا اور بتی بجھا دی۔ کمرے میں صرف آگ کی مدھم روشنی رہ گئی، جس نے ماحول کو ایک خوابناک رنگ دے دیا تھا۔ وہ واپس آ کر اس کے قریب بیٹھ گیا۔ "یہ منظر کتنا خوبصورت ہے، ہے نا؟" اس نے نرمی سے کہا، اس کے ہاتھ میں ایک گلاس دیتے ہوئے۔ "چلو، پی لو۔ آخر شام ابھی جوان ہے، اور ہو سکتا ہے کہ ہمیں یہاں کئی دن رہنا پڑے۔ ہمیں ایک دوسرے کو جانا چاہیے۔"

سٹیلا نے گلاس میز پر رکھ دیا۔ "مجھے جانا ہوگا،" اس نے کہا۔ "سچ میں، مسٹر مرلن، میں تمہارے ساتھ نہیں رک سکتی۔ یہ — یہ ٹھیک نہیں ہے۔"

"کیا تم مجھے ڈینی نہیں کہہ سکتیں؟ یہ لمحہ کسی کہانی جیسا ہے — ہم اچانک ملے، اور اب اس طوفان میں ایک اجنبی گھر کی پناہ میں، آگ کے سامنے بیٹھے ہیں۔ سٹیلا، کیا تم اسے بس ایک عام دن سمجھ سکتی ہو؟"

"اوہ، میں جانتی ہوں، ڈینی،" سٹیلا نے کہا، "لیکن مجھے واقعی یہاں نہیں ہونا چاہیے۔ گردا پریشان ہوگی۔"

ڈینی نے اپنا بازو صوفے کی پشت پر، سٹیلا کے سر کے پیچھے رکھتے ہوئے اسے اپنی طرف جھکایا۔ "کیا تمہیں واقعی پرواہ ہے کہ گردا کیا سوچے گی؟" اس نے دھیرے سے پوچھا۔ "کیا تم وقت کو صرف ایک گھنٹے کے لیے تھم جانے نہیں دے سکتیں؟ مجھے کہنے دو کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ کہ تم اس بد صورت دنیا کی سب سے حسین چیز ہو۔ تمہاری خوبصورتی کے آگے یہ طوفان بھی مدھم اور بے رنگ لگتا ہے۔ میری طرف دیکھو، سٹیلا، کیا ہم ایک لمحے کے لیے سب کچھ بھول نہیں سکتے؟"

اس نے اسے اپنی طرف کھینچا، اور سٹیلا، جو خوف اور بے یقینی سے کانپ رہی تھی، اس کے بازوؤں میں ڈھل گئی۔

ڈینی نے سٹیلا کے لبوں کو چھوا، اور جب اس نے انہیں اپنے لیے نرم ہوتا محسوس کیا، تو وہ شدت سے اسے اپنے ساتھ لپٹا گیا۔ اب نہ اسے طوفان کی گرج سنائی دے رہی تھی، نہ کسی عقل کی آواز۔ سٹیلا نے اس پر ایسا اثر ڈالا تھا جو کوئی اور عورت کبھی نہیں ڈال سکی تھی۔

اس نے نرمی سے اپنا ہاتھ اس کی چادر کے اندر سرکایا اور اسے آہستہ آہستہ اس کے کندھوں سے نیچے سرکا دیا۔

آگ کی روشنی میں وہ اس کی چمک دار، نرم سفید جلد کو دیکھ سکتا تھا۔ اس نے اسے صوفے پر آہستہ سے لٹایا اور خود اس کے اوپر جھک گیا۔

اس نے اپنا چہرہ سٹیلا کے ٹھنڈے سینے پر رکھا اور لمحے کی سرشاری میں ہلکی سی سکی لی۔

عین اسی وقت، گردا، ایک تاریک سایے کی مانند، خاموشی سے کمرے میں داخل ہوئی اور آہستہ آہستہ ان کے قریب آ گئی۔

آگ کی روشنی اس کی بے تاثر، گھورتی آنکھوں میں چمک رہی تھی، اور جب سٹیلا نے ڈینی کے کندھے کے اوپر سے دیکھا، تو اس نے گردا کے ہاتھ میں ایک چمکتی ہوئی چیز بلند ہوتے دیکھی۔ خوف نے اس کے جسم کو جھڑپا، اور اس کی چیخ حلق میں دب گئی۔

سٹیلا نے گھبرا کر ڈینی کو دھکیلنے کی کوشش کی، مگر تب تک وہ چمکدار دھار کے نیچے آچکا تھا۔

ڈینی کے منہ سے ایک گھٹی گھٹی کھانسی نکلی، اور وہ بے جان انداز میں سٹیلا پر گر گیا۔

سٹیلا نے ایک دلدوز چیخ کے ساتھ اسے فرش پر دھکیلا اور خود بھی خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹ گئی۔

"تم نے کیا کیا؟" وہ گردا پر چلائی۔ "تم نے یہ کیا کر دیا؟"

لڑکھڑاتے ہوئے وہ چراغ تک پہنچی اور بتی جلا دی۔

گردا ڈینی کے اوپر کھڑی تھی، اس کا چہرہ سخت اور سفید تھا۔ اس نے سٹیلا کی طرف دیکھے بغیر کہا، "چپ رہو! ایک آواز مت نکالو۔"

ڈینی نے پہلو بدلا اور کہنی کے بل اٹھنے کی کوشش کی۔

ایک لمبے، پتلے دھاری دار چھری کی دھار اس کی گردن میں گہرائی تک پیوست تھی۔ سٹیلانے جھمکتے ہوئے چاندی کے دستے کو باہر نکلا دیکھا اور خوف سے اپنے ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لیے۔

ڈینی کی سفید قمیض پر خون بہنے لگا اور قالین پر ٹپکنے لگا۔

اس نے کانپتے ہوئے اپنے ہاتھ سے چاقو کے دستے کو چھوا، جیسے یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ سب اس کے ساتھ ہوا ہے۔

اس نے مدھم، گھٹی ہوئی آواز میں کہا، "یہ تم نے کیا؟" گرڈا۔

گرڈا خاموش کھڑی تھی، صرف کریم رنگ کے قالین پر بہتے سرخ دھارے کو دیکھ رہی تھی۔

"تم مجھے چھوڑ نہیں سکتی تھیں؟" ڈینی نے کہا۔ "خدا کی قسم، میں بے وقوف تھا جو تم دونوں سے واسطہ رکھا۔ یہ سب پیسوں کے لیے تھا، ہے نا؟ مجھے نہیں لگا تھا کہ تم اتنی نیچ حرکت کرو گی۔ لیکن کیا تم سمجھتی ہو کہ اس سے تمہیں کوئی فائدہ ہوگا؟"

اس نے گھٹی گھٹی سانس لیتے ہوئے کہا، "یوں مت کھڑی رہو، مجھے دیکھتی مت رہو۔ کسی ڈاکٹر کو بلاؤ۔ کیا تم چاہتی ہو کہ میں خون بہا کر مر جاؤں؟"

"ہاں!" سٹیلادیوانگی میں چلائی۔ "کسی ڈاکٹر کو بلاؤ، خدا کے لیے!"

گرڈا نے بس اتنا کہا، "چپ رہو!" اور نفرت بھری کراہت کے ساتھ ڈینی سے پیچھے ہٹ گئی۔

"کیا تم چاہتی ہو کہ میں مر جاؤں؟" ڈینی نے ہانپتے ہوئے کہا، اس کی آنکھوں میں گھبراہٹ نمایاں تھی۔ "میری مدد کرو! یوں مت کھڑی رہو اور مت دیکھتی رہو۔ میری مدد کرو، کمینی! تمہیں نظر نہیں آ رہا کہ میں خون میں نہا رہا ہوں۔"

سٹیلاد صوفے پر گر پڑی اور گھبراہٹ میں چیخنے لگی۔ باہر، طوفان کی دھاڑ اور بارش کی تیز بوندیں چھت پر مسلسل برس رہی تھیں۔

گرڈا نے ایک قدم آگے بڑھایا اور زور سے سٹیلا کے چہرے پر طمانچہ مارا۔
سٹیلا پیچھے گر گئی، اس کا منہ کھلا رہ گیا، مگر وہ خاموش ہو گئی۔

"میں نے کہا تھا، چپ ہو جاؤ،" گرڈا نے سخت لہجے میں کہا۔ "سمجھی؟"

زبردست کوشش سے، ڈینی نے گھٹنوں کے بل رینگ کر خود کو سیدھا کیا۔ وہ ایک کرسی کے کنارے کو پکڑ کر کھڑا ہونے کی کوشش کرنے لگا، اس کے گلے سے ہلکی ہچکیاں نکل رہی تھیں۔

"میری مدد کرو، سٹیلا،" اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔ "مجھے مرنے مت دو، سٹیلا۔"
میری مدد کرو۔"

اس نے چاقو کے دسے کو پکڑ کر کھینچنے کی کوشش کی، مگر درد کی شدید لہر نے اسے بے بس کر دیا، اور وہ دوبارہ گھٹنوں کے بل گر پڑا۔

سٹیلا اچانک صوفے سے اچھلی اور کمرے سے باہر بھاگ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک تولیہ لے کر واپس آئی۔

"یہ لو،" اس نے گھبراہٹ میں گرڈا کی طرف بڑھایا، "اس کا خون روکنے کی کوشش کرو۔"

گرڈا نے تیزی سے تولیہ اس کے ہاتھ سے چھین لیا اور ڈینی کے پاس جا پہنچی۔

اس نے چاقو کے دسے کو مضبوطی سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اسے زخم سے باہر کھینچ لیا۔

ڈینی کے منہ سے ایک دردناک چیخ نکلی، جیسے کوئی زخمی جانور کراہ رہا ہو۔ خون ایک سرخ دھار کی صورت میں اس کے زخم سے ابلنے لگا۔

وہ منہ کے بل فرش پر گر پڑا، اس کے ہاتھ خون سے بھیگے قالین کو جکڑنے لگے۔

چند لمحوں تک وہ تڑپتا رہا، پھر بے جان ہو گیا۔

زخم سے خون بہتا رہا، یہاں تک کہ آخر کار رک گیا۔

دونوں لڑکیاں اسے دیکھتی رہیں۔

سٹیلا خوف سے جامہ کھڑی تھی، نہ حرکت کر پارہی تھی، نہ نظریں ہٹا پارہی تھی۔
گرڈا، دوسری طرف، سخت، پرسکون اور ٹھنڈی تھی۔

"اب وہ مرچکا ہے۔ بہتر ہوگا کہ تم باورچی خانے میں چلی جاؤ،" اس نے سرد لہجے میں کہا۔

سٹیلا آگے بڑھی اور چیخنے لگی، "تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا! میں جانتی ہوں کہ تم کیا کرنے والی ہو۔ تم وہ رقم لینے جا رہی ہو۔ تم نے اسے اسی کے لیے قتل کیا، ہے نا؟"

"اب یہ پیسے اس کے کسی کام کے نہیں،" گرڈا نے بے حسی سے کہا۔
"دوسرے کمرے میں جاؤ، ورنہ مجھے تم پر غصہ آجائے گا۔"

سٹیلا نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپایا اور لڑکھڑاتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔
جیسے ہی اس نے دروازہ بند کیا، طوفان کی گرج اور تیز ہو گئی۔
گرڈا نے ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا۔

وہ احتیاط سے ڈینی کے جسم کے گرد گھومی، خون سے بھرے قالین سے بچتی ہوئی، اور اس کی پچھلی جیب سے بٹوانکال لیا۔

گرڈا نے آٹھ ہزار ڈالر کے نوٹ اور باقی چھوٹے نوٹ نکال کر بٹوا واپس ڈینی کی جیب میں رکھ دیا۔

وہ ایک لمحے کے لیے نوٹوں کو دیکھتی رہی، پھر اپنی انگلیاں ان پر سختی سے بند کر لیں اور ایک گہری سانس لی۔

آخر کار، میں آزاد ہوں۔ اس نے سوچا۔ اب کچھ بھی معنی نہیں رکھتا۔ میں اپنی مرضی کی زندگی گزار سکتی ہوں۔

اس نے ایک لمحے کے لیے بھی مرے ہوئے آدمی کے بارے میں نہیں سوچا۔

باورچی خانے میں، سٹیلا ایک کونے میں دبکی ہوئی تھی، خوف سے کانپ رہی تھی اور آہستہ آہستہ سسکیاں لے رہی تھی۔

گرڈا نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی اور اپنے نیم خشک کپڑے پہننے لگی۔

اس نے نوٹوں کا بندل اپنی پتلون کی جیب میں رکھا، گیللا کالا سویٹر پہن کر ہلکی سی کراہت کے ساتھ سیدھی ہوئی، پھر سٹیلا کی طرف دیکھا۔

"فوراً کپڑے پہنو،" گرڈا نے سخت لہجے میں کہا۔ "یہ سسکیاں بند کرو؛ اس سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔"

سٹیلا نے کوئی جواب نہ دیا، جیسے وہ سن ہی نہ رہی ہو۔ جب گرڈا کا صبر ختم ہو گیا، تو اس نے جھٹکے سے سٹیلا کو کرسی سے کھینچا اور زور سے جھنجھوڑ دیا۔

"کپڑے پہنو، بے وقوف لڑکی!" وہ غصے سے چلائی۔ "سنتی ہو؟"

سٹیلا نے خالی نظروں سے اسے دیکھا اور بے چینی سے اپنے ہاتھ مروڑنے لگی۔

گرڈا نے اس کی چادر کھینچ کر اتار دی اور زبردستی اسے کپڑے پہنانے لگی۔ سٹیلا جیسے بے جان گڑیا کی طرح ساکت کھڑی رہی، مسلسل ہچکیاں لیتی رہی، مگر کوئی مزاحمت نہ کی۔

جب وہ تیار ہو گئی، تو گرڈا نے اسے دوبارہ جھنجھوڑا، لیکن اسے فوراً اندازہ ہو گیا کہ سٹیلا اب کسی کام کی نہیں تھی۔

اس نے اسے کرسی پر دھکیل دیا۔ "یہیں بیٹھو،" اس نے سختی سے کہا۔ "اور مت ہلنا جب تک میں نہ آؤں۔"

پھر وہ باہر نکلی اور سامنے کا دروازہ کھولا۔

بارش اب بھی زوروں پر تھی، لیکن ہوا کچھ کم ہو گئی تھی۔

اس نے باہر جا کر صورتحال کا جائزہ لیا۔ وہ بغیر کسی بڑی پریشانی کے چل سکتی تھی۔

وہ دوبارہ اندر آئی اور ڈینی کے کپڑے اکٹھے کیے۔

پھر، وہ کپڑے اور سوٹ کیس اٹھا کر گاڑی تک لے گئی۔

پچھلی سیٹ سے ایک بڑا کمبل نکال کر دوبارہ ڈرائنگ روم میں آ گئی۔

اس نے کمبل ڈینی کے اوپر ڈالا، اسے اس میں لپیٹا اور پھر گھسیٹ کر باہر برستی بارش میں لے گئی۔

اس نے لکھری کار کا پچھلا دروازہ کھولا اور پوری طاقت لگا کر اسے گاڑی میں ڈالنے کی کوشش کرنے لگی۔

یہ کام مشکل تھا، مگر آخر کار وہ کامیاب ہو گئی۔

اب وہ بری طرح بھیگ چکی تھی، اس کے کپڑے اس کے جسم سے چپک گئے تھے، جیسے کسی نے انہیں اس پر پینٹ کر دیا ہو۔

وہ مکمل طور پر نڈھال ہو چکی تھی، اس لیے اس نے وہسکی کا ایک گھونٹ لیا۔
اس سے اس کی حالت کچھ بہتر ہو گئی۔

اب تک سب کچھ ٹھیک جا رہا ہے، اس نے خود کو تسلی دی، کمرے میں پھیلے ہوئے بکھرے مناظر پر نظر ڈالتے ہوئے۔

مگر وہ اسے ایسے نہیں چھوڑ سکتی تھی۔

ایسی گواہی کو مٹانے کا بس ایک ہی فوری طریقہ تھا۔

گرڈا کو یاد آیا کہ گاڑی کے ایک طرف، چلنے والی پٹی پر، ایک اضافی پیٹرول کا کین رکھا تھا۔

وہ باہر گئی اور اسے لے آئی۔

اس نے کین ڈرائنگ روم میں چھوڑ دیا اور باورچی خانے میں داخل ہوئی۔

سٹیلا وہیں پیٹھی تھی جہاں گرڈا نے اسے چھوڑا تھا۔

وہ اب رو نہیں رہی تھی، مگر اس کے جسم کے سٹپے اب بھی کانپ رہے تھے۔

"ہم یہاں سے جا رہے ہیں،" گردا نے کہا۔ "ہوش میں آؤ، خدا کے لیے!"
گردا کی آواز سن کر سٹیلا کا بدن کو جھرجھری آئی۔

"چلی جاؤ،" وہ سرگوشی میں بولی۔ "میں تمہیں دوبارہ کبھی نہیں دیکھنا چاہتی۔ اوہ، خدا! میں کیا کروں؟ دیکھو، تم نے مجھے کس مصیبت میں ڈال دیا ہے!"
گردا خاموش کھڑی رہی۔

"تمہارا کیا مطلب ہے؟" اس نے دھیرے سے کہا۔ "تم بھی اتنی ہی قصوروار ہو جتنی میں۔"

سٹیلا اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

اس کی آنکھوں میں وحشت تھی، جیسے وہ پاگل ہونے کے قریب ہو۔

"مجھے معلوم تھا کہ تم یہی کہو گی،" وہ چیختی۔ "لیکن میں نے اسے قتل نہیں کیا! میں اسے مارنا نہیں چاہتی تھی! میں نہیں چاہتی تھی کہ وہ مجھ سے محبت جتانے—یہ تمہاری سازش تھی! سنتی ہو؟ یہ تم نے کروایا!"

گردا نے سرد لہجے میں کہا، "ہوش میں آؤ۔ اگر تم چاہتی ہو کہ ہم اس سے بچ نکلیں، تو تمہیں اپنا دماغ استعمال کرنا ہو گا اور میری مدد کرنی ہو گی۔"

"مجھے پھوڑ دو—چلی جاؤ!" سٹیلا چیختی۔ "ڈینی نے کہا تھا کہ تم بہت بری ہو، اور میں نے اس کی بات کا یقین نہیں کیا۔ اس نے مجھے تم سے خبردار کیا تھا۔ اوہ، تم ایسا کیسے کر سکتی ہو؟"

اس نے اپنا سر اپنے بازوؤں میں چھپایا اور دوبارہ زور زور سے رونے لگی۔

گردا کے چہرے پر ایک سخت تاثر ابھرا، جس نے اسے کمزور اور بد صورت بنا دیا۔

اس نے دھیمے مگر مضبوط لہجے میں کہا، "کیا تمہیں نظر نہیں آ رہا کہ یہ سب تمہارے لیے بھی اتنا ہی ضروری تھا جتنا میرے لیے؟ اب ہم امیر ہو سکتے ہیں، سٹیلا۔ ہمیں مزید محتاجی اور تنگدستی میں زندگی گزارنے کی ضرورت نہیں۔ تمہیں کسی اور مرد کے

ساتھ سونا نہیں پڑے گا۔ یہ سب کچھ اب پیچھے رہ گیا ہے۔ کیا یہ سب کسی قیمت کا نہیں؟

"تم ایسی باتیں کیسے کر سکتی ہو؟" سٹیلا نے غصے سے کہا، اسے سختی سے گھورتے ہوئے۔ "کیا اس کی موت تمہارے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی؟ کیا تم اتنی سنگدل اور بے حس ہو کہ تمہیں اس خوفناک جرم کا ذرا بھی خوف نہیں جو تم نے کیا؟" گردانے کندھے اچکائے۔ "اچھا، ٹھیک ہے،" اس نے کہا۔ "تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ پولیس کو بلائیں؟"

سٹیلا نے مایوسی میں میز پر مکے مارے۔ "ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے،" وہ چیخی۔ "ہم اسے واپس نہیں لاسکتے۔ تم نے ہم دونوں کو تباہ کر دیا ہے!" گردانے پر سکون لہجے میں کہا، "میں نے اس کی لاش گاڑی میں رکھ دی ہے۔ ہم اسے اور گاڑی کو دریا میں پھینک سکتے ہیں۔ وہ دریا بہت گہرا ہے، شاید وہ کبھی نہ ملے۔ پھر ہم کسی دوسری سواری سے میامی چلے جائیں گے۔ ہمارے پاس پیسے ہوں گے، ہم محفوظ اور خوش رہیں گے۔"

سٹیلا نے رونا بند کر دیا اور حیرت سے گردا کو دیکھنے لگی۔ "کیا تم واقعی یہی کرنے والی ہو؟" اس نے دھیمے مگر سخت لہجے میں کہا۔ "اور اس گھر کا کیا ہوگا؟ خون کے نشانات کا کیا ہوگا؟ کیا تم سمجھتی ہو کہ ہم انہیں مٹا سکتے ہیں؟" گردانے بے پرواہی سے جواب دیا، "میں اس گھر کو آگ لگا دوں گی۔ سب یہی سمجھیں گے کہ آسمانی بجلی گری تھی۔"

سٹیلا کا چہرہ بالکل سفید پڑ گیا۔ "تو وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔ تم واقعی انتہائی سنگدل ہو۔ تمہیں کسی چیز کی پرواہ نہیں، سوائے اپنے فائدے کے۔ جو چاہو کرو، میں تمہیں نہیں روک سکتی۔ لیکن میں تمہارے ساتھ نہیں جا رہی۔ میں سڑکوں پر رہنا پسند کروں گی، مگر تمہارے ساتھ نہیں۔ میں تمہیں دوبارہ کبھی نہیں دیکھنا چاہتی۔"

گرڈا نے گہری سوچ میں اسے دیکھا۔ "لیکن میں تمہیں ایسا کرنے نہیں دے سکتی،" اس نے سنجیدگی سے کہا۔ "تم کہیں اور جا کر سب کچھ بتا سکتی ہو۔ میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں، سٹیلا، لیکن تمہیں میرے صبر کا امتحان نہیں لینا چاہیے۔"

اس کی آواز میں کوئی جذبہ نہیں تھا، اور آنکھوں میں ایک چمک سی تھی۔

سٹیلا نے سر ہلایا۔ "میں کچھ نہیں کہوں گی،" اس نے دھیرے سے کہا۔ "تمہیں اس کی فخر کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں ابھی اسی وقت اس گھر سے جا رہی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ میں تمہیں کبھی دوبارہ نہ دیکھوں۔"

اب وہ اپنے خوف سے باہر آ چکی تھی، کیونکہ اس کے پاس ایک واضح مقصد تھا—گرڈا سے جتنا ممکن ہو دور چلے جانا۔

گرڈا نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ "کیونکہ ہم کبھی خوش بھی رہے ہیں، کیا تم مجھ سے مصافحہ نہیں کرو گی؟ میں جانتی ہوں کہ میں نے غلط کیا، لیکن..."

پھر اس نے سر جھٹک دیا۔ "اوہ، اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ آؤ، سٹیلا، الوداع کہہ دو، اور میں تمہارے لیے نیک تمناؤں رکھتی ہوں۔"

سٹیلا ایک لمحے کے لیے رکی، پھر اس کے قریب آ گئی۔

"خدا تمہاری مدد کرے، گرڈا،" اس نے کہا۔ "کیونکہ اب تمہاری مدد کے لیے کوئی اور نہیں۔"

اسی لمحے، گرڈا نے آگے بڑھ کر اپنے ہاتھ اس کے گلے پر جمادیے۔

"تم بیوقوف، فضول بچو اس کرنے والی لڑکی!" گرڈا غصے سے بڑبڑاتی، سٹیلا کا سر پیچھے کی طرف دھکیلتے ہوئے۔ "کیا تم سمجھتی ہو کہ میں تم پر بھروسہ کر سکتی ہوں؟ کیا تمہیں لگتا ہے کہ میں چین سے سو سکوں گی، یہ جانتے ہوئے کہ تم کہیں آزاد گھوم رہی ہو اور پہلے ہی آدمی کو سب کچھ بتا دو گی جو تم سے محبت جتانے کی کوشش کرے؟ مجھے اس بات کی کیا پرواہ کہ تم اب میرے ساتھ نہیں ہو؟ تم جیسی سولڑکیاں میرے

آٹھ ہزار ڈالر بانٹنے کے لیے موجود ہیں۔ تم بھی ڈینی کے ساتھ جا سکتی ہو۔ سنتی ہو؟
تم اس کے ساتھ جا سکتی ہو!"

اس نے پوری طاقت سے سٹیلا کو فرش پر گرا دیا اور اس کے اوپر گھٹنے ٹیک
دیے۔

سٹیلا نے شدت سے مزاحمت کی، مگر وہ خود کو چھڑانے کے قابل نہیں تھی۔
گرڈا کی آہنی گرفت نے اس کے گلے کو جکڑ رکھا تھا، اور اس کا گھٹنا سٹیلا کے سینے پر
دبا تھا، جس سے وہ بل بھی نہیں پار ہی تھی۔

گرڈا کی گرفت مکمل طور پر مضبوط نہیں تھی، اس لیے سٹیلا کو مارنے میں اسے کچھ
وقت لگا، مگر آخر کار، اس نے انگلیاں جھٹکتے ہوئے خود کو سیدھا کیا۔

نیچے بے جان پڑی سٹیلا کی لاش کو دیکھ کر ایک لمحے کے لیے اس کے دل میں رحم
کی ہلکی سی لہر اٹھی، مگر وہ احساس فوراً ہی غائب ہو گیا۔
ہوا کی چیخ و پکار اب رک چکی تھی، اور ہر لمحہ قیمتی تھا۔

اس نے سٹیلا کی بے جان لاش کو اٹھایا اور تقریباً دوڑتی ہوئی گاڑی تک لے گئی۔
اس نے لاش کو ڈینی کے اوپر پھینکا اور دروازہ زور سے بند کر دیا، پھر تیزی سے گھر
کی طرف لپکی۔

چند منٹ کافی تھے کہ وہ پورے گھر میں پیٹرول چھڑک سکے، اور جب وہ باہر نکلی، تو
کھڑکیوں کے اندر سے دھواں اٹھنے لگا تھا۔

اس نے گاڑی سڑک کے آخری سرے تک لے جا کر پیچھے مڑ کر دیکھا۔

گھر بری طرح جل رہا تھا۔

لمبے لمبے شعلے چھت سے باہر نکل رہے تھے، اور سیاہ دھوئیں کا ایک گھنا بادل
آسمان کی طرف بلند ہو رہا تھا۔

وہ مطمئن تھی کہ سب کچھ مکمل طور پر حل کر راکھ ہو جائے گا، اور اس نے ہائی وے کی طرف گاڑی بڑھادی۔

بارش اب بھی ہو رہی تھی، مگر ہوا تھم چکی تھی۔

دور، فورٹ پیئرس کی روشنیاں جھلملا رہی تھیں۔

اگر بدترین صورتحال بھی پیش آئی، تو میں وہاں تک پیدل جا سکتی ہوں، اس نے خود سے سوچا۔

سمندر رات کے اندھیرے میں چمک رہا تھا جب اس نے گاڑی چلاتے ہوئے ایک موزوں جگہ تلاش کی اور دریا کے کنارے گاڑی موڑ دی۔

وہ باہر نکلی اور لمبی، سنسان ہائی وے پر ادھر ادھر دیکھا، مگر کہیں بھی کسی گاڑی کا نشان نہ تھا۔

اس نے ایک بار بھی لکھری کار کی پچھلی سیٹ میں نہیں جھانکا، اور جب وہ ہینڈ تھروٹل ایڈجسٹ کر رہی تھی، تو اسے اپنے ہاتھ کانپتے ہوئے محسوس ہوئے۔

وہ چلتی ہوئی گاڑی کے ساتھ کھڑی رہی اور گیئر کو درست کیا، پھر جیسے ہی گاڑی نے جھٹکا کھا کر آگے بڑھنا شروع کیا، وہ ایک دم پیچھے ہٹ گئی اور دیکھنے لگی۔

گاڑی ایک لمحے کے لیے ہچکائی، جیسے رکنے کی کوشش کر رہی ہو، مگر پھر تیزی سے ڈھلوان کنارے سے نیچے گری اور اچھلتی ہوئی دریا میں جا گری۔

وہ آگے بڑھی اور دیکھا کہ گاڑی پانی میں غرق ہو رہی تھی، پیچھے ایک تیز چمکدار شعلہ چھوڑتی ہوئی۔

یہ منظر ایسا لگا جیسے گاڑی دریا میں نہیں، بلکہ کسی دہکتی ہوئی بھٹی میں جا گری ہو۔ وہ دو قدم پیچھے ہٹ گئی، اس احساس کے ساتھ کہ یہ سب ہمیشہ کے لیے ختم ہو چکا ہے۔

تقریباً ایک گھنٹہ گزر چکا تھا جب اس نے سڑک پر کسی ٹرک کی آواز سنی۔

اس دوران، وہ مسلسل چلتی رہی تھی اور اب سردی اور تھکن محسوس کر رہی تھی۔ بارش رک چکی تھی، مگر اس کے بھگے کپڑے اب بھی اس کے جسم سے چپک رہے تھے، جوہر حرکت کے ساتھ اسے بے آرامی کا احساس دلا رہے تھے۔ وہ سڑک کے بیچ میں کھڑی ہو گئی اور ہاتھ ہلایا، جب ٹرک کھڑکھڑاتا ہوا اس کی طرف بڑھنے لگا۔

ٹرک تیزی سے رکا، بریכוں کی چرچراہٹ گونجی، اور گردا دوڑتی ہوئی اس کے قریب پہنچی۔

کابین کے اندر سے ایک آدمی کا دھندلا سا خاکہ جھک کر اسے دیکھنے لگا۔ "فورٹ پیئرس؟" گردانے پوچھا، اس کی شکل کا اندازہ لگانے کی کوشش کرتے ہوئے۔ "کیا تم مجھے لفٹ دے سکتے ہو؟" آدمی نے دروازہ کھولا۔

"ہاں، بالکل،" اس نے کہا، "اوپر آ جاؤ۔" گردا کابین میں اس کے برابر بیٹھ گئی، اور ٹرک آگے بڑھ گیا۔ ڈرائیور لمبا چوڑا آدمی تھا، جس کا چہرہ دھندلی روشنی میں کسی بندر جیسا لگ رہا تھا۔ وہ اپنی پھٹی ہوئی ٹوپی کے نیچے سے غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔ "کہاں سے آرہی ہو، گرڈیا؟" اس نے اپنی بھاری، رُک رُک کر سانس لینے والی آواز میں پوچھا۔

"ڈیوٹیا بیچ،" گردانے جواب دیا، اپنے بازو رگڑتے ہوئے اور ہلکی کپچی محسوس کرتے ہوئے۔ "طوفان میں پھنس گئی تھی، کچھ دیر کے لیے پناہ لی، اور پھر پیدل چلنے کا فیصلہ کیا۔"

"ہوں،" آدمی نے کہا، کھڑکی سے باہر تھوک پھینکتے ہوئے۔ "بیچھے کہیں ایک گھر جلتا ہوا دیکھا۔ لگتا ہے بجلی گری ہوگی۔"

گر ڈاٹا موش رہی۔

اس کا جسم تھکن سے چورتھا، اور بس سونا چاہتی تھی۔

"تمہیں ڈر نہیں لگتا، اس طرح سنسان جگہ پر اکیلی گھومتے ہوئے؟" ڈرائیور نے پوچھا۔
گر ڈاٹا سیدھی ہو کر بیٹھی۔

"مجھے آسانی سے ڈر نہیں لگتا،" اس نے سرد لہجے میں جواب دیا۔ "جو آخری آدمی میرے ساتھ چالاکی کرنے کی کوشش کرتا تھا، وہ اب بھی یہی سوچ رہا ہوگا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا۔"

ڈرائیور بھدی سی ہنسی ہنسا۔ "کافی سخت جان لگتی ہو، ہاں؟"
"یہ تو میرے لیے خوشی کی بات ہے، ہے نا؟" گر ڈاٹا نے طنزیہ انداز میں کہا۔
ڈرائیور دوبارہ ہنسا، مگر اس بار اس کی ہنسی میں عجیب سا رنگ تھا۔
"میرا خیال ہے، آگے جانے سے پہلے میں تمہارا کرایہ لے لوں،" اس نے کہا،
اور ٹرک ایک جھٹکے سے روک دیا۔ "چلو، کچھ دیر کے لیے پیچھے چلتے ہیں۔"
گر ڈاٹا نے نفی میں سر ہلایا۔

"چلو، گاڑی چلاؤ،" اس نے سختی سے کہا۔ "میں اس قسم کی عورت نہیں ہوں۔
فورٹ پیئرس پہنچنے پر میں تمہیں پانچ ڈالر دے دوں گی، بس یہی تمہیں ملے گا۔"
ڈرائیور اپنی سیٹ پر گھوم کر اس کی طرف مڑا، اس کی آنکھوں میں خطرناک چمک تھی۔

"اچھا؟" اس نے کہا، آواز میں سختی آگئی۔

"میں کسی عورت سے اس طرح کی بھوکا اس سننے کا عادی نہیں ہوں۔ چپ چاپ پیچھے جا کر بیٹھ جاؤ، اس سے پہلے کہ میں سختی پر اتر آؤں۔ جو میں چاہتا ہوں، وہی ہوگا، اور تمہیں وہ پسند بھی آئے گا۔"

گرڈا نے فوراً دروازہ کھولا۔

"اگر تمہارا یہی رویہ ہے،" اس نے کہا، آنکھوں میں سختی اور چالاکی جھلک رہی تھی۔

وہ تیزی سے نیچے اتری، اور جیسے ہی اس کے قدم گیلی سڑک پر پڑے، وہ گھسنے سڑس کے باغات کی طرف دوڑ پڑی۔

مگر باغات تک پہنچنے سے پہلے ہی، ایک زبردست جھٹکا اس کے گھٹنوں کے اوپر لگا، اور وہ دھڑام سے زمین پر جا گری۔

اس کے جسم سے ساری ہوا نکل گئی، اور کئی لمحے تک وہ بے حس و حرکت پڑی رہی، خود کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے۔

گرڈا کو محسوس ہوا کہ کوئی اسے اٹھا کر چند قدم چلا، پھر جھٹکے سے نیچے پٹ دیا۔
"یہ کیسا لگا؟" ڈرائیور نے اس کے اوپر گھٹنے ٹیکتے ہوئے کہا۔

گرڈا کو احساس ہوا کہ وہ ٹرک کے پچھلے حصے میں ہے۔ وہ بے حس و حرکت لیٹی رہی، اس امید میں کہ اس کی سانس بحال ہو جائے۔

"اب بتاؤ، گریٹا، تم خود آؤ گی یا میں زبردستی لے کر چلوں؟" ڈرائیور نے سخت لہجے میں کہا۔

گرڈا نے بمشکل سانس لیتے ہوئے جواب دیا، "ٹھیک ہے، تم جیسے جنگلی آدمی سے لڑنا ممکن نہیں، مجھے ذرا سیدھا ہونے دو۔"

ڈرائیور ذرا پیچھے ہٹا، مگر دروازے کے سامنے ہی کھڑا رہا تاکہ گرڈا فرار نہ ہو سکے۔
"اتنی سخت جان نہیں نکلی، ہے نا؟" اس نے طنزیہ انداز میں کہا۔ "میں جانتا ہوں،

لڑکیوں کو قابو میں رکھنے کا میرا اپنا طریقہ ہے۔"

گرڈا آہستہ آہستہ اپنے پیروں پر کھڑی ہوئی۔

اس کا جسم گرنے کی وجہ سے درد سے چورتھا، مگر اس نے خود کو سنبھالا۔ پھر پوری طاقت سے ڈرائیور کے جبرے پر مکا مارنے کی کوشش کی۔
ڈرائیور پہلے سے تیار تھا۔

اس نے سر ذرا سا موڑ لیا، جس سے گرڈا کی مٹھی اس کے کان سے رگڑ کھا کر گزر گئی۔

جواب میں، اس نے کھلے ہاتھ سے ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر دے مارا۔
گرڈا زوردار جھٹکے سے بے حال ہو گئی اور گھٹنوں کے بل گر پڑی۔
اچانک اسے شدید خوف محسوس ہونے لگا۔

اب اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ یہ آدمی اس کے لیے نہ صرف زیادہ طاقتور ہے بلکہ چالاک بھی۔

ڈرائیور اس کے قریب جھکا اور اس کے چہرے پر کئی اور تھپڑ مارے۔
درد کے مارے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

اس نے خود کو بچانے کے لیے ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی، مگر ڈرائیور نے انگلی سے اس کے پیٹ میں زور سے چھن دی، جس سے اس کے ہاتھ نیچے گر گئے، اور وہ دوبارہ اس پر تشدد کرنے لگا۔

"اب بس ہوا، یا اور چاہیے؟" کچھ دیر بعد اس نے پوچھا۔
گرڈا اتنی بدحواس ہو چکی تھی کہ بول بھی نہ سکی۔

وہ بے جان سی پڑی رہی، خوف سے کانپتی ہوئی، اس بات کا انتظار کرتی رہی کہ اب وہ کیا کرنے والا ہے۔

اس نے اپنے کپڑوں پر اس کے ہاتھوں کا دباؤ محسوس کیا، مگر وہ اتنی کمزور ہو چکی تھی کہ کوئی مزاحمت نہ کر سکی۔

اس کی آنکھوں کے سامنے سرخ دھند چھا گئی، اور اس کے چہرے اور سر میں جیسے آگ لگی ہو۔

تبھی، اچانک، اسے احساس ہوا کہ کچھ بہت برا ہو چکا ہے۔

اس نے ڈرائیور کو سانس اندر کھینچتے ہوئے سنا، اور پھر اس کی مدھم بڑبڑاہٹ :
"اوہ، لعنت!"

گرڈا کے پیٹ میں جیسے ایک گہرا دھچکا لگا۔

اب اسے سمجھ آ چکی تھی— اس آدمی نے اس کے پیسوں کا بنڈل ڈھونڈ لیا تھا۔
گرڈا فوراً اٹھ بیٹھی اور پیسے پھینکنے کی کوشش کی، مگر ڈرائیور اس سے کہیں زیادہ تیز تھا۔

اس نے گرڈا کو زور سے دھکا دیا اور خود سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"یہ کہاں سے ملا تمہیں؟" اس نے غصے میں پچھتے ہوئے کہا، اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

"یہ میرا ہے، واپس دو!" گرڈا چلائی۔

"ہاں؟ تو ثابت کرو کہ یہ تمہارا ہے،" ڈرائیور نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"میں کہہ رہی ہوں، یہ میرا ہے!" گرڈا غصے میں تقریباً رونے لگی۔ "مجھے دو!"

ڈرائیور نے پیسوں کا بنڈل اپنی جیب میں ڈال لیا۔

"تم نے یہ چوری کیا ہے، ہے نا؟" اس نے سرد لہجے میں کہا۔ "شاید وہی گھر تھا جو

میں نے جلتا ہوا دیکھا تھا۔ تم جیسی آوارہ لڑکی کے پاس اتنے پیسے ہو ہی نہیں سکتے۔"

گرڈا نے غصے میں اس پر جھپٹ کر اس کی آنکھوں میں انگلیاں گاڑنے کی کوشش کی، مگر ڈرائیور پہلے ہی تیار تھا۔

اس نے ایک زوردار مکا اس کے ماتھے کے بیچ مارا، جس سے وہ دھڑام سے فرش

پر جا گری۔

پھر وہ اس کے اوپر سے گزرا اور ایک لات مار کر اسے ٹرک سے باہر پھینک دیا۔
گرڈا کیلی کچڑ میں جا گری، اور زوردار دھچکے سے اس کی سانس رک سی گئی۔
ڈرائیور سڑک پر جھک کر بولا، "اگر تمہیں اپنے پیسے واپس چاہییں، تو فورٹ پیئرس
جا کر پولیس سے لے لینا۔ شاید وہ تمہارے لیے سنبھال کر رکھیں۔"
پھر وہ قہقہہ لگا کر ہنسا اور مزید طنز کرتے ہوئے بولا، "ویسے، مجھے نہیں لگتا کہ انہیں
اس کے بارے میں کچھ پتا چلے گا۔"
یہ کہہ کر وہ بھاگ کر ٹرک میں بیٹھا اور گاڑی لے کر نظروں سے غائب ہو گیا۔

اختتام۔۔۔۔۔

مترجم : مظہر حسین

ایم۔ اے (بین الاقوامی تعلقات)

0312-2433707